SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Thursday, July 20, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا
بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ع
وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ
رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ
مَنْ اَنَابَ ۖ ۝
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا
بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ترجمہ: خدا جس کا چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور کافر لوگ دنیا کی زندگی پر خوش ہو رہے ہیں اور دنیا کی زندگی (آخرت کے مقابلے) میں بہت تھوڑا فائدہ ہے اور کافر کہتے ہیں کہ اس پیغمبر پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوتی کہہ دو کہ خدا جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اس کو اپنی طرف کا راستہ دکھاتا ہے۔ یعنی جو لوگ ایمان لاتے اور جن کے دل یاد خدا سے آرام پاتے ہیں (ان کو) اور سن رکھو کہ خدا کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے ان کیلئے خوش حالی اور عمدہ ٹھکانا ہے۔

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Thursday, July 20, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم الله الرحمن الرحيم

الله يبسط الرزق لمن يشاء ويقدر وفرحوا
بالحيوة الدنيا في الاخرة الا متاع ع
ويقول الذين كفروا لولا انزل عليه اية من
ربه قل ان الله يضل من يشاء ويهدي اليه
من اناب صلے

الذين امنو وتطمئن قلوبهم بذكر الله الا
بذكر الله تطمئن القلوب ٥
الذين امنوا وعملوا الصلحت طوبى لهم وحسن ماب ٥

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

ترجمہ: خدا جس کا چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا
ہے اور کافر لوگ دنیا کی زندگی پر خوش ہو رہے ہیں اور دنیا کی زندگی (آخرت کے مقابلے)
میں بہت تھوڑا فائدہ ہے اور کافر کہتے ہیں کہ اس پیغمبر پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی
نشانی کیوں نازل نہیں ہوتی کہدو کہ خدا جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا
ہے اس کو اپنی طرف کا راستہ دکھاتا ہے - یعنی جو لوگ ایمان لاتے اور جن کے دل یاد خدا سے
آرام پاتے ہیں (ان کو) اور سن رکھو کہ خدا کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں جو لوگ ایمان لائے
اور عمل نیک کئے ان کیلئے خوش حالی اور عمدہ ٹھکانا ہے -

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات سوال نمبر ۹۸ مسٹر اسحاق بلوچ صاحب کل ایک دو سوال ڈیفر ہوئے تھے پہلے وہ لے لیتے ہیں اس کے بعد اسحاق بلوچ صاحب کا سوال لے لیتے ہیں کونسا سوال تھا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: وہ پروفیسر صاحب کا Establishment کے متعلق تھا جس کے بارے میں clarification مانگی گئی تھی اور letter issue ہوا تھا۔

جناب چیئرمین: اس کا جواب آپ دینگے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: میں نے کل کوشش کی تھی اور میں نے کل کہا تھا کہ اس کا مکمل طور پر ابھی تک جواب نہیں آیا۔ کل پرسوں اگلی sitting میں جواب آ جائے گا۔

جناب چیئرمین: آپ دیکھ لیں تاکہ اس کے مطابق رکھیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: ۲۷ سے پہلے پہلے میری کوشش ہوگی کہ جواب صحیح ہو اور اس letter کے بارے میں پوری clarification ہو۔

جناب چیئرمین: اس طرح کرتے ہیں آج ۲۰ سے ۲۷ کو رکھ لیتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: ۲۷ سے پہلے...

جناب چیئرمین: ۲۷ کو رکھ لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: ۲۷ ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: ۲۷ کو رکھ لیتے ہیں۔ جی جناب پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: میں وزیر صاحب کا بڑا ممنون ہوں وہ اُس کا جواب دینے کیلئے ایک definite وعدہ کر رہے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو صرف ان کی memory کو refresh کرنے کیلئے میں یہ کہہ دوں کہ جس خط کا تعلق فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے رول سے ہے اور اس خط سے جو ۲ جولائی کو issue کیا گیا کہ کہاں تک متاثر ہو گیا ہے فیڈرل پبلک سروس کمیشن کا رول آپ نے انکار کیا تھا وہ صحیح خط میں نے پیش کر دیا ہے میرے خیال میں آپ ان سوالوں کو اپنے جواب میں cover کر لیں تاکہ پھر ہمیں بھی پوچھنے میں آسانی ہو جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے ۲۷ کو رکھ لیتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! میں اس لیے تو گزارش کر رہا ہوں کہ مطلوبہ جواب مناسب ہو جو معزز سینیٹر چاہتے ہیں کہ اس لیٹر کی implications اس پالیسی پر کیا ہیں میں چاہتا ہوں clear ہو کر آئے کہ واقعی اس سے متاثر ہوا ہے یا نہیں۔

جناب شاد محمد خان: میں نے جس خدشے کا اظہار کیا تھا کہ ایڈہاک ملازمین کو terminate کیا جا رہا ہے تو انہوں نے کہا تھا کہ نہیں اس کے بعد پلیس منٹ بیورو کی چٹھی پڑھ کر سنائی گئی چٹھی تو clear ہے اس کی تفصیلات کی ضرورت کیا ہے۔ کریں گے کہ نہیں یا کہیں کہ لیٹر ٹھیک ہے.....

جناب چیئرمین: ۲۷ کو ساری وضاحت ہو جائے گی۔ اس میں اگر آپ ضمنی سوال پوچھنا چاہئیں تو پوچھ لیں اور یہ مسئلہ بھی آجائے گا جی لیفٹیننٹ جنرل صاحب آپ کچھ فرمانا چاہ رہے ہیں

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایڈہاک ملازمین کی تنخواہیں پہلی جولائی سے بند کی ہوئی ہیں یہ تو حکومت کیلئے نامناسب ہے۔

جناب چیئرمین: کن کی تنخواہ بند کی ہوئی ہیں۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: یہ جو ایڈہاک ملازمین ہیں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! اس کا بھی خیال رکھیں یہ ایک بڑا پبلک مسئلہ ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اس کا جواب جناب والا! میں ابھی دینا چاہتا ہوں اگر وہ مناسب سمجھیں تو میں انہیں جواب دے دیتا ہوں معزز اراکین سینیٹ اچھی طرح جانتے ہیں کہ Ah-hoc basis پر جو appointments کی جاتی ہیں تو اس میں ہمیشہ ایک provision ہوتی ہے likely to be terminated without any notice. جب ایڈہاک کی میعاد پوری ہو جاتی ہے تو automatically وہ ختم ہو جاتی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: مطلب یہ ہے کہ جو بھی پوزیشن ہے ...

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: further continue نہیں کیے گئے۔

According to the law, they have gone out.

جناب چیئرمین: جو بھی position ہے آپ کی بات صحیح ہے ہو سکتا ہے position یہ ٹھیک نہ ہو کچھ اور ہو جو بھی position ہے وہ وضاحت سے ۲۷ کو آجائے پھر کوئی ضمنی سوال ہوا تو آپ بتائیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جیسا آپ مناسب فرمائیں ورنہ اس کا جواب یہی ہے کہ قانونی طور پر ان کی میعاد ختم ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں نا پہلی چیز مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ کہ واقعی قانون کا اطلاق کیا گیا ہے یا کوئی اور بات ہے ...

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: قانون کا اطلاق کیا گیا ہے۔ میں وثوق سے کہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ایڈہاک والے terminate کر دیئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جو ایڈہاک پر تھے جن کی میعاد پوری ہو چکی ہے ان کو further extension نہیں دی گئی یہ ان کا لیگل رائٹ نہیں ہے اور نہ لیگل رائٹ بنتا ہے۔

جناب چیئرمین: سوال لیگل رائٹ کا نہیں ہے ایڈہاک ختم ہو جانا ضروری نہیں ہے کہ حکومت ان کو terminate کرتی یہ بھی ہوتا ہے کہ حکومت extend بھی کر دیتی ہے تو سوال یہ ہے کہ قانون اپنی جگہ ٹھیک ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے سوال یہ ہے کہ پالیسی کیا ہے آپ نے کیا کیا ہے کیا واقعی آپ نے اختیارات کا استعمال کر کے terminate کر دیا ہے یا اس کو التوا میں ڈال دیا ہے یا آپ کہہ رہے ہیں انہیں cases کو فیڈرل سروس کمیشن کے سامنے بھیجیں گے قانون میرے خیال میں اس میں ابہام نہیں ہے وہ آپ کی بات صحیح ہے کہ قانون کے مطابق ملازمین کے ایڈہاک کا کوئی نہ کچھ obligations یا rights ہوتے ہیں وہ اپنی جگہ ٹھیک ہیں سوال پالیسی کا ہے وہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ کیا کیا ہے پھر اس پر جو بھی سوالات ہوں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: ۲۷ کو پھر ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی: پوائنٹ آف آرڈر۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ قانون کے مطابق کسی بھی ٹائم تو کیا سارے ایڈہاک والوں کا ٹائم ابھی ختم ہوا ہے جن کو terminate کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ ساری چیز آجائے گی۔ جی جناب پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں پورے ادب کے ساتھ عرض کروں گا کہ ایڈہاک کے بارے میں بھی قوانین موجود ہیں اور Servant Act 1973 میں ایڈہاک کے بارے میں صاف لکھا ہوا ہے termination کی تین categories ہیں اور تیسری ایڈہاک کے بارے میں ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"If the appointment is made ad-hoc terminable on the appointment of a person on the recommendation of a competent authority." On the appointment of such person ....

یعنی ایڈہاک کو اس وقت ٹرمینیٹ کر سکتے ہیں جب برابر اپوائنٹمنٹ ہو جائے اور Competent Authority جو پبلک سروس کمیشن ہے اس کے ذریعے سے جو نیا appointee ہے وہ آ جائے تب ایڈہاک کو terminate کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب یہ بھی نوٹ کر لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔ یہاں میں ایک گزارش کروں گا آنریبل سینیٹر جانتے ہیں کہ Competent Appointing Authority منسٹریز اور ڈویژنز ہیں پبلک سروس کمیشن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اس میں ڈاکٹر صاحب یہ ہوتا ہے Appointing Authority جو ہوتی ہے وہ یہی ہوتی ہے لیکن اس کا ایک پروسیجر ہوتا ہے اگر آپ فوری طور پر پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کسی کو appoint نہ کر سکیں اور آپ کو اس کی اشد ضرورت ہو کہ آپ کسی کو appoint کریں تو آپ ایڈہاک طریقے سے کر سکتے ہیں پروفیسر صاحب کا یہ کہنا ہے کہ پھر اس کو terminate بھی کیا جاتا ہے جب regular appointment ہو جائے regular appointment کا مطلب یہ ہے کہ اگر گریڈ ۱۶ کے اوپر کا کوئی ملازم ہے اس کیلئے Regular Authority پبلک سروس کمیشن ہوگی تو جو appoint Ad-hoc basis کیا گیا ہے ان کے خیال کے مطابق جب فیڈرل پبلک سروس کمیشن کا regular appointee آ جائے گا تب وہ terminate ہوگا آپ یہ فرما رہے ہیں کہ ایڈہاک ملازم ہر وقت terminate ہو سکتا ہے ٹھیک ہے اس چیز کو examine کر لیں۔ ۲۷ کو پھر تفصیل سے دیکھ لیں گے۔

میر حسین بخش بنگلزئی: Point of explanation کیا محترم وزیر صاحب یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ جن لوگوں کو پلیس منٹ بیورو کی طرف سے نوکریوں کے آرڈرز ملے ہیں کیا ان سب کو نوکریاں مل گئی ہیں یا نہیں۔۔۔ اس سلسلے میں، میں ایک بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بہت سارے ایسے لڑکے ہیں جو بلوچستان سے آئے ہیں، پلیس منٹ بیورو کی چٹھیاں ان کے ہاتھ میں ہیں اور ایک مہینے سے وہ ہماری جیبوں پر پل رہے ہیں، خدا کیلئے اس burdon سے تو ہمیں نجات دلائیں۔ انہیں نوکریاں دے دیں یا گھر بھجوا دیں۔

جناب چیئرمین: ۲۷ جولائی کو جب یہ حوال آئے گا تو اس پر ضمنی سوال پوچھ لیں اس وقت یہ relevant نہیں ہے۔ اگر وہ جواب دینا چاہیں تو دے دیں لیکن وہ جواب دینے پر مجبور نہیں ہیں۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب یہ آرڈر ایشو نہ کریں، اور اگر آرڈر ایشو کرتے ہیں...

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب سے اس وقت سوال نہیں پوچھا جا سکتا، آپ نے point raise کر دیا ہے، ۲۷ جولائی کو جب یہ مسئلہ زیر بحث آئے گا تو اس وقت آپ ضمنی سوال پوچھ لیں۔ لیکن اس وقت نہیں، مجھے یقین ہے کہ انہوں نے آپ کا یہ پوائنٹ نوٹ کر لیا ہو گا۔

میر حسین بخش بنگلزئی: شکریہ!

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۹۸۔

TERMINATION OF SERVICES OF MR. ABBAS KHAN

98. ***Mr. Muhammad Ishaque Baluch** (put on his behalf): Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the services of Mr. Muhammad Abbas Khan, Divisional Engineer, Gulshan-e-Iqbal Karachi were terminated if so, the reasons thereof; and

(b) the date on which Muhammad Abbas Khan was recruited in T & T department indicating also the post against which he was appointed?

Makhdoom Amin Faheem (read by Dr. Sher Afgan Khan Niazi): (a) No.

(b) Mr. Muhammad Abbas Khan was recruited in T & T Department on 20-2-1954 as Lineman.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال کوئی نہیں، اگلا سوال ۹۹، مسٹر اسحاق بلوچ

GAWADAR SATELLITE TELEPHONE EXCHANGE

99. ***Mr. Muhammad Ishaque Baluch** (put on his behalf): Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the installed capacity of the Gawadar satellite telephone exchange and the time by which it will start functioning; and

(b) the reasons for stopping the work on Turbat telephone exchange and the time by which it will be completed?

Makhdoom Amin Faheem (read by Dr. Sher Afgan Khan **Niazi**): **(a)** 400 lines Auto, commissioned on 9-7-1989.

(b) (i) Due to court case.

(ii) One year after clearance by the court.

میر حسین بخش بنگلزئی: گوادر سیٹلائٹ ٹیلی فون ایکسچینج کی نصب شدہ گنجائش کیا ہے، نیز کہ کب تک یہ اپنا کام شروع کر دے گی۔ اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ ۴۰۰ خودکار لائنیں ۹ جولائی ۱۹۸۹ کو لگائی گئی ہیں، دوسرا یہ تھا کہ یہ ایکسچینج کب کام شروع کر دے گی۔ اس کا جواب ندارد، صرف یہ کہا گیا ہے کہ عدالتی مقدمہ کی وجہ سے یہ کام رکا ہوا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس عدالتی مقدمہ کے بنیادی حقائق کیا ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ تو دو سوال ہو گئے ہیں، آپ ایک ایک کر کے سوال پوچھیں۔

میر حسین بخش بنگلزئی: پہلا سوال یہ ہے کہ یہ ایکسچینج کب سے کام شروع کرے گی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! مقدمہ عدالت میں ہے جب عدالت فیصلہ کرے گی۔

جناب چیئرمین: یہ پہلے سوال کا جواب ہے۔

میر حسین بخش بنگلزئی: میں پوچھ رہا ہوں کہ یہ ۴۰۰ خودکار لائنیں کب سے کام شروع کر دیں گی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ "جواب" میں لکھا ہوا ہے۔

میر حسین بخش بنگلزئی: کیا لکھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: وہ کام کر رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ نے سوال یہ پوچھا ہے کہ گوادر ایکسچینج میں installed capacity کتنی ہے آپ نے potential capacity کا نہیں پوچھا installed capacity کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ چار سو لائنیں لگ گئی ہیں، اور وہ ۹ جولائی ۱۹۸۹ سے commission ہو گئی ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اگر یہ مکمل اس کا جواب پوچھنا چاہتے ہیں تو یہ دو ہزار لائنوں کا مسئلہ ہے، اس بلڈنگ میں Contractor اور Consultant کے درمیان جھگڑا چل رہا ہے، اس وجہ سے یہ کام رکا ہوا ہے اور یہ کیس کورٹ میں ہے۔

جناب چیئرمین: یعنی مزید گنجائش ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ دو ہزار لائنوں کا مسئلہ ہے، یہ تو عارضی طور پر انہوں نے arrangement کر دیا ہے، تاکہ پبلک کو سہولت ہو، اور جب عدالت سے اس جھگڑے کا فیصلہ ہو جائے گا تو اس کے بعد اس میں مزید توسیع ہو گی، اور بنگلزئی صاحب بھی یہی پوچھ رہے ہیں کہ آخر اس میں کتنا عرصہ لگے گا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ چونکہ اس بلڈنگ کی بنیادی طور پر تعمیر رکی ہوئی ہے، اور یہاں آٹومیٹک ایکسچینج بننا ہے اس وجہ سے اس کو مکمل کرنے میں تقریباً ایک سال لگے گا اور فیصلہ کے بعد ایک سال لگے گا اور صحیح معنوں میں اس کو بنانے کا estimated time جو ہے وہ ایک سال ہوگا۔ اس کی تعمیر اور مشینری فٹنگ میں ایک سال لگے گا۔ اس لئے جب فیصلہ ہو جائے گا تو اس کے بعد ایک سال کا عرصہ درکار ہوگا اور یہ ٹائم اس وقت مقرر کیا جا سکتا ہے جب عدالت فیصلہ دے دے گی۔

جناب چیئرمین: بنگلزئی صاحب، آپ کا دوسرا سوال کیا تھا۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب والا! میرا سوال یہ تھا کہ عدالت کے حتمی فیصلہ کے بعد اس کام کو مکمل کرنے میں ایک سال لگے گا۔ یہ بات تو ان کی صحیح ہے، میں عدالتوں کے ضمن میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن کم از کم ملک کے اندر پریکٹس موجود ہے تجربہ موجود ہے کہ یہ عدالتی فیصلے کئی سالوں میں ہوتے ہیں اور اگر یہ فیصلہ پانچ سال کے بعد ہوا تو اس کے بعد ایک سال اس کام کو مکمل کرنے میں لگا، تو کیا ان چھ سالوں میں، یا سات سالوں میں، وہاں کے لوگ یہ توقع رکھ سکیں کہ ایکسچینج کو مزید توسیع ملے گی۔

جناب چیئرمین: کس کو ملے گی extension

میر حسین بخش بنگلزئی: جو دو ہزار لائنیں لگتی ہیں وہ تو لوگوں کیلئے لگنی ہے ان دو ہزار میں سے چار سو ابھی لگی ہیں اور باقی سولہ سو لائنیں عدالت کا فیصلہ ہونے کے بعد لگیں گی۔ اب پتہ نہیں کہ عدالت کے فیصلے میں کتنا عرصہ لگے، فرض کریں کہ عدالت کے فیصلہ میں پانچ سال یا چار کا عرصہ لگتا ہے اور اس کے بعد ایک سال مزید چاہیے تاکہ فٹنگ ہو سکے، تو کیا اس منصوبہ کے اندر یہ گنجائش رکھی جائے گی کہ اس میں مزید توسیع ہو سکے۔ اس عرصہ میں لوگوں کو کتنی تکلیف ہوگی، اس سلسلے میں میری گزارش صرف یہ ہے کہ اگر اس فیصلے کے سلسلے میں ذرا جلدی سے کام لیا جائے تو یقیناً وہاں کے لوگوں کا بھلا ہوگا اور ان کی ترقی ہوگی اس سلسلے میں وزیر صاحب کیا فرمائیں گے۔

جناب چیئرمین : بنگلزئی صاحب کا مطلب یہ ہے اور خدشہ یہ ہے کہ عدالتی طریق کار سے بہت وقت لگ جائے گا اس لئے کیا آپ اس مسئلہ پر اس نقطۂ نظر سے غور کرنے کے لئے تیار ہیں کہ کسی طریقے سے یہ مسئلہ جلدی حل ہو جائے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب والا! یہ تو عدالت کی صوابدید پر ہے عدالت کے کام میں ہم interference نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین : وہ کہتے ہیں کہ یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن اگر دو ہزار لائنیں لگنی ہیں۔۔۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کی کوشش ہے کہ اس کا فیصلہ جلدی ہو جائے تاکہ لوگوں کو سہولت میسر آسکے۔ بہر حال اب ہم عدالتوں کے کام میں مداخلت نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی ان کو force کر سکتے ہیں۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ عدالت کے علاوہ بھی negotiation کرائے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ محکمہ اور ٹھیکیدار کے درمیان جھگڑا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : کسی طرح سے سمجھوتہ ہو جائے کیونکہ یہ لوگوں کی سہولت کا مسئلہ ہے اس حد تک آپ کا کہنا بجا ہے اور فیلڈ میں کام بھی ہو رہا ہے لیکن جہاں تک عدالت کا مسئلہ ہے اس میں categorically deny کروں گا کہ

we cannot interfere in the affairs of the court.

جناب چیئرمین : ان کا مطلب یہ ہے کہ negotiation کے ذریعہ اس مسئلے کا کوئی حل نکل آئے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : کوشش جاری ہے کہ کسی طریقہ سے یہ مسئلہ حل ہو جائے۔

جناب چیئرمین : وہ کہہ رہے ہیں کہ کوشش جاری ہے اور انشاء اللہ مزید کوشش کریں گے۔

Mr. Hasan A. Shaikh on a point of order.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, may I know what are the orders of the court that are interfering with the work? Is it a stay order ?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جی ہاں stay ہوا ہوا ہے۔

Mr. Hasan A. Shaikh: You have the Chairman who is an accomplished lawyer and you have a Law Minister here, stay order does not stop you after a specified period. After that, you can continue the work. You are only taking an advantage of it.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! آپ جانتے ہیں کہ stay ہوا ہوا ہو تو وہ کیسے کام جاری رہ سکتا ہے۔ آپ قانون دان ہیں میں قانون دان نہیں۔

جناب چیئرمین: ان کا مقصد یہ ہے کہ کچھ stay orders جو حکومت کے خلاف ہوتے ہیں وہ automatically expire ہو جاتے ہیں، چھ مہینے یا غالباً نو مہینے کے بعد لا منسٹر صاحب، بہتر طور پر جانتے ہوں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: مجھے بتایا جائے کہ آئین میں کہاں لکھا ہوا ہے جی،

جناب چیئرمین: آئین میں لکھا ہوا ہے

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: کہاں لکھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: آئین میں آرٹیکل ۱۹۹ کے بارے میں لکھا ہوا ہے یعنی اگر stay order ہائی کورٹ دے تو اس کے بارے میں لکھا ہوا ہے اگر سول کورٹ stay order دے گی تو Order 39, Rule 1 and 2 میں لکھا ہوگا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: سر اس میں یہ یہ۔۔۔

جناب چیئرمین: ۱۹۹ کے متعلق میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آئین کے تحت اس میں لکھا ہوا ہے اور یہی چیز وہاں پر repeat کی گئی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: وہ revenue receipts کی بات ہے۔

جناب چیئرمین: یہ 199(4-A) ہے جی

---

199. "4(A) An Interim order made by a High Court on an application made to it to question the validity or legal effect of any order made, proceeding taken or act done by any authority or person, which has been made, taken or done or purports to have have been made, taken or done under

any law which is specified in Part I of the First Schedule or relates to, or is connected with, State property or assessment or collection of public revenues shall cease to have effect on the expiration of a period of six months following the day on which it is made.......".

اس کا وہ حوالہ دے رہے ہیں - اب آرڈر ۳۹ - رول 1 اور 2 میں کیا ہے ، وہ آپ دیکھ لیں ، اسے دیکھ لیں کہ اطلاق ہوتا ہے یا نہیں -

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, these difficulties arise because the Law Minister does not take up the responsibility and does not come before this House to answer a question. They quietly sit and allow a doctor to interpret law.

Mr. Javed Jabbar: Good opportunity to cast aspersions on the Law Minister.

Mr. Hasan A. Shaikh: No. I am not casting aspersions. I am paying tribute to him. I say, he is competent to answer this question.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Point of personal explanation.

جناب چیئرمین: میں خود پہلے جواب دے لوں -

You see, you have drawn attention to a legal provision which may or may not be applicable but you pointed it out I am sure, the honourable Minister will look into it, and if some benefit can be derived from it, I am sure, he will take it. Because you see, these cases are not handled by the Law Minister. They are handled by the counsel somewhere in Turbat and it is the counsel who has to take up this point before the competent court and then advise the officer on the spot. He will then write to the Ministry of Communications and the Ministry of Communications will then refer it to the Ministry of Law, the Ministry of Law will then give the advice, the Ministry of Communications will then write to the Superintending Engineer, he will write to the Executive Engineer, then it will go down to the Section Officer and then it will go to the lawyer. By that time two years would have elapsed.

Mr. Hasan A. Shaikh: They have no sympathy with the people of Baluchistan. If they have sympathy, they will act quickly.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: on personal explanation جناب چیئرمین! معزز ممبر کو یہ معلوم ہونا چاہیئے -

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

That this is a part of the parliament. It is not the court. Here the interpretation of law is not needed. Here the norms of parliamentary procedure and practice are needed. I am a Member of the National Assembly and I am a Member of an honourable House i.e. one of the component of the parliament, therefore, to say that here a lawyer is needed is not wanted at all. It is the Member wanted in this House and in the National Assembly. Therefore, I am sorry to say to cast aspersions like that becomes personal, *malafide* and I will request him not to do this thing.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, I want to make it quite clear that I did not mean any aspersions against this Member or the Minister. On the contrary I said a more competent person is available in the House and he should assist him in the interpretation of law.

Mr. Chairman: I think comparisons should not be made. There were very competent people. Dr. Sahib, in fact, you can see, how he is handling legal issues despite his medical background. His legal acumen, I must say, is very impressive both in the National Assembly and in the Senate. He handles his work with extreme dexterity and with great competence. So, I think we have very competent Ministers and I do not think these comparisons should be made. You have drawn his attention to a particular legal matter. I am sure he will advise the people to look into the matter and see if the law is applicable or not because we do not know whether it is applicable. It is for the courts to finally decide but you have drawn attention to it and I am sure he will advise them.

Yes, Mr. Bungalzai.

میر حسین بخش بنگلزئی: میں محترم وزیر صاحب کی خدمت میں صرف یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ قانونی موشگافیوں کے لئے بلوچستان یا پاکستان کے عوام کے حقوق کو بھینٹ نہ چڑھایا جائے بلکہ قومی جذبے کے تحت کام کیا جائے ۔۔۔

جناب چیئرمین: وہ آپ نے فرما دیا ہے اور انہوں نے کہا ہے ۔۔۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جی اس لئے اگر negotiations کا راستہ اختیار کیا جائے جو ڈیپارٹمنٹ اور ٹھیکیدار کے درمیان ہوں تو لوگوں کا بھلا ہوگا اس لئے آپ مہربانی کر کے اس سلسلے میں personal interest لیں۔

جناب چیئرمین: انہوں نے کہا ہے کہ کوشش کریں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب والا میں اسکا جواب دوں گا۔ جناب میں معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ

supremacy of law and implementation of law is the most supreme thing. We have to go for it. If we do not go for that and we go for the negotiated thing even then we are not serving our nation and due to this very problem in the past we have been in the ditch. Therefore, we will have to follow the Constitution and the law of our country and we will have to implement it properly whatever the results of it may be.

جناب چیئرمین : بنگلزئی صاحب ان کا مؤقف یہ ہے کہ اگر عدالت میں مقدمہ ہو تو parties کا آپس میں negotiate کرنا قانون کے مطابق نہیں ہوگا۔ یہ ان کا موقف ہے بہرحال ......

(مداخلت)

میر حسین بخش بنگلزئی : میں ان کے اس مؤقف کے حوالے سے یہ عرض کرونگا کہ بلوچستان کے لوگوں کو خدا نے صبر دیا ہے ہم دس سال اور صبر کریں گے ...

جناب چیئرمین : آپ نے point raise کر دیا انہوں نے جواب دے دیا
That is his point of view

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, am I entitled to ask the honourable Minister whether the supremacy of law is affected when the two parties agree to a certain compromise, go to the court and get consent about it.

Mr. Chairman: I think we should not enter into such a controversy. A question was asked and he has made a reply. You may take that as correct or not correct but that is his point of view. So, that is the end of it.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب چیئرمین! اسکا جواب بھی ہے

In the law it is provided that compromise can be made in this field. That provision of law is provided there, intent of the law is there and the Legislature's intent is available and the intent and will of the people is incorporated in that very law where the compromise is made. It is provided in that. That is under the law not beyond the law.

Mr. Chairman: In any case that is your point of view.

Next question No. 100.

TELEPHONE EXCHANGE OSTA MUHAMMAD

159. *Mr. Abdur Rehman Jamali: Will the Minister Communications be pleased to state whether it is a fact th the work on the construction of Telephone Exchange O Muhammad and Dera Allahyar, Baluchistan, has been postpon if so, the reasons thereof ?

Makhdoom Amin Faheem (read by Dr. Sher Afgan Kh Niazi): The constructions of Telephone Exchange Osta Muhamm and Dera Allahyar Baluchistan have been suspended due to dispu between the contractor and the consultant. To sort out this situat negotiations are being held. The meeting in this connect is scheduled to be held on 21st July, 1989.

Mr. Chairman: Any supplementary question ?

جناب عبدالرحمن جمالی: جی ہاں جناب چیئرمین! جواب میں فرمایا گیا ہے کہ ٹھیکیدار
لٹنٹ کے مابین اختلافات کی بدولت کام رُکا ہوا ہے۔ تو کیا اختلافات ہیں اگر وزیر صاحب
ں آیا ادائیگی کے بارے میں ہیں یا ڈیزائن کے بارے میں ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اس میں کچھ estimates کے بارے میں ہیں اور کچھ
design اور کچھ اُس صورت حال کے بارے میں ہیں۔ بہر حال 21 جولائی کو
ہ یہاں پر negotiations ہوگی انشاءاللہ یہ مسئلہ حل ہو جائیگا۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب ضمنی سوال۔

Dr. Bisharat Elahi: I would just like to comment that t honourable Minister just a moment ago said that he would rath go to the court than hold negotiations but in this very rep it is said, "to sort out this situation, negotiations are being hel

جناب چیئرمین: یہ تو اُن وزیر صاحب کا نقطۂ نظر ہے ان کا تو نہیں ہے۔ یہ تو
ہیں کہ negotiations are against law. یہ ان کا نقطۂ نظر ہے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi : Point of order. I did not say like tha Sir. There, the matter was in th court. That was a different story. Here the controversy is diffe ent and at a different forum. The negotiations are continuin therefore, I am saying it. I do not say that the thing cannot negotiated. That can be negotiated and compromises are mad Even some things are made out of this House and the thin

brought afterwards. I do agree with that but here the story
lifferent. Previously, the matter was with the High Court,
h. Here the matter is not with the court. The controversy is
veen certain parties and, therefore, it has to be resolved
the Government has scheduled a date to negotiate and get
orrected and get the thing redressed. That scheduling has been
e for 21st July, 1989, that is, tomorrow. That is the thing.

Mr. Chairman: Is that satisfactory ?

Next question No. 101.

LINKAGE WITH N.W.D. SYSTEM

101. ***Mr. Abdur Rehman Jamali:** Will the Minister for
nmunications be pleased to state the time by which the existing
phone system at the headquarters Dera Murad Jamali of
eerabad Division and Dera Allahyar of district Jaffarabad
be linked with Nation-wide dialing system ?

Makhdoom Amin Faheem: (i) Dera Murad Jamali. February,
).

(ii) Dera Allahyar is not included in any on-going approved
eme and even in 7th Five Year Plan as this Town does not
il the criteria fixed by the government.

جناب عبدالرحمٰن جمالی: ضمنی سوال۔ کیا منسٹر موصوف فرمائیں گے کہ ان کا جواب
کہ ڈیرہ اللہ یار کی جاری منظور شدہ سکیم ہیں اور حتیٰ کہ ساتویں پنجسالہ منصوبے میں بھی
نہیں ہے and it is a district headquarters اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر بلوچستان
آپ ساتویں پنجسالے منصوبے میں بھی اگر ڈائریکٹ ڈائیلنگ نہیں دیتے ہیں تو یہ بڑی
ہے کیا کوئی ایسا پروگرام ان کا ہے کہ وہاں ترجیح دیں کیونکہ ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں بھی ڈ
ڈائلنگ نہیں ہے ابھی یہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہے اور سب سے زیادہ kly populated
area ہے وہاں تو کیا معیار یہ چاہیں گے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز کو ڈائریکٹ ڈائیلنگ
سسٹم مہیا ہو۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! already جواب میں دیا گیا ہے کہ وہاں
technical difficulties ہیں جو کہ experts نے بتائی ہیں وہاں پر ابھی NWD نہیں ہو

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

اب اس کے لئے فنانسز کی بہت ضرورت ہے ان کے لئے نیا Network چاہیئے۔ چونکہ ہماری گورنمنٹ کے پاس اتنے فنڈز نہیں ہیں کہ وہ مہیا کر سکے اس لئے It is better to say outrightly in negative rather than to give statement. کہ یہ کر دیا جائے گا ابھی اس لئے کہا گیا ہے کہ ساتویں پنجسالہ منصوبے میں بھی اس کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے اس موجودہ حکومت کے پاس وسائل نہیں ہیں اور وہ ٹیکنیکی مشکلات کے تحت یہ کام کرنے کی طاقت نہیں رکھتی ہے۔ اس لیئے رہنا بہتر ہے اس فرماں سے رجس کہاں کا پہ عمل نہ ہو۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی: ضمنی سوال۔ سر یہ تو ہماری بڑی بدنصیبی ہے کہ صوبہ بلوچستان نہ پہلے پیپلز پارٹی کے معیار پہ پورا اترا ہے اور نہ اب اترے گا اور مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ جب تک یہ حکومت رہے گی بلوچستان ان کے معیار پر پورا نہیں اترے گا۔۔۔ بہر حال میرا ان سے سوال ہے کہ یہاں پر انہوں نے باقی ہر صوبے کیلئے پیپلز پروگرام کیلئے اتنے پیسے رکھے ہیں مگر بلوچستان کے لیئے نصیر آباد ڈویژن میں یہ ہمارے بلوچستان کا سب سے بڑا ڈویژن ہے اس وقت بھی ان کے پاس ساتویں پنجسالہ منصوبے میں گنجائش نہیں ہے تو ان کی حکومت میں کب بلوچستان کیلئے کچھ ہوگا؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! بڑی خوشی کی بات ہے کہ اپنی بات کی خود تردید فرما رہے ہیں یہ، پیپلز پروگرام کا جب بلوچستان میں کہا گیا تو وہاں کے وزیر اعلیٰ نے بڑی خوبی سے اس کو رد کرنے کی کوشش کی اور وہ خود allow نہیں کر رہے کہ وہ عوام الناس کے مطابق نہیں ہے اسکو وہ لاگو نہیں ہونے دیتے۔ پھر جو دو چیزیں Peoples Programme, اور annual budgetting مختلف ہوتی ہیں اور صوبائی خود مختاری ہے۔ تیسرا مسئلہ یہ اٹھا دیتے ہیں کہ صوبے میں وفاقی حکومت مداخلت کر رہی ہے ہمارا اس میں مداخلت کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور ان کی اچھائی کے لئے ہر روز کوشش کرتے ہیں اور جو فنڈز انکے obligatory بنتے ہیں وہ بجٹ 1989-90 میں پوری طرح سے صوبے کو دے دیئے گئے ہیں یہ ایک بالکل غلط الزام ہے کہ بلوچستان کو ignore کیا جا رہا ہے جو constitutionally ان کا right تھا ابھی میں انکو بجٹ دکھا سکتا ہوں وہ اس صوبے

کو دے دیا گیا ہے اور یہ آبادی کی بنیاد پر ڈویژن ہوتی ہے تو وہ تحریک کریں اور اس فارمولے کو وہ negate کروائیں کہ On populace basis funding نہ ہو اور کسی طریقے سے وہ تقسیم ہو تو زیادہ funding ان کو مل سکتی ہے یہ move کرنا ان کا کام ہے کہ اس پرنسپل کو یہ basically remove کر دیں اور نیا فارمولہ ڈھونڈیں تاکہ بلوچستان جو ایریا میں بہت زیادہ ہے، آبادی میں سب سے قلیل ہے اس بنیاد پر disproportionate ہو گئی ہے ــ، تو وہ آبادی والا مسئلہ ختم ہو جائے۔ اس کی ایریائی چوڑائی کے مطابق funding ہو تو بڑی خوشی ہو گی موجودہ حکومت کو۔ وہ فارمولا بدلوائیں۔

جناب چیئرمین: جی بنگلزئی صاحب۔ ضمنی سوال۔

میر حسین بخش بنگلزئی: کیا محترم وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ پیپلز ورکس پروگرام میں اوستا محمد اور ڈیرہ مراد جمالی کا ٹیلی فون ایکسچینج بھی شامل تھا ان کے پروگرام میں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ پھر بات یہ ہے۔

(مداخلت)

میر حسین بخش بنگلزئی: ابھی تو آپ نے کہا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: no direct talk please. بنگلزئی صاحب ان کو جواب دینے دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اس میں کہاں نوٹ ہے؟ بات یہ ہے کہ یہ Annual Development پروگرام جو بنتے ہیں اور جو ہماری کمیونیکیشنز منسٹری کو جو فنڈز ملتے ہیں اس کے مطابق ڈویلپمنٹ ہم کرتے ہیں۔ اس کا پیپلز پروگرام سے بصورت دیگر، وہ تو ہماری معزز سینیٹر نے جو بات کو اس کا جواب میں دے رہا تھا اور اس کے علاوہ اور ۔ یہ تو میرے خیال میں۔۔۔

جناب چیئرمین: تو آپ کا یہ کہنا ہے کہ یہ relevant نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ relevant ہی نہیں ہے۔ اس کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے He is right، یہ سوال سے متعلقہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی: ضمنی سوال۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر نور جہاں۔ ضمنی سوال۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی: مجھے وزیر صاحب سے اس بات پر اتفاق نہیں کہ انہوں نے کہا ہے کہ بلوچستان کو اس کا حق دیا گیا ہے۔ بلوچستان کا حق دینے کی مثال این ای سی کی میٹنگ سب کے سامنے ہے۔

Mr. Chairman: This is not a question.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! مجھے اگر اجازت دیں۔

جناب چیئرمین: جی بالکل اجازت ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ نیشنل اکنامکس کونسل ایک آئینی ادارہ ہے۔ آپ کو بھی اچھی طرح پتہ ہے اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(interruption)

Mr. Chairman: No direct talk please.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: آپ سنیں تو سہی۔ اس میں آرٹیکل ۲۹ سے لے کر ۴۰ تک تو

To review it, A report is to be laid before the National Assembly and Provincial Assembly respectively by the President and the Governor. Only the survey of the policy is to be looked into what is given in the Articles 29 onwards to 40, that is not concerned with the division of the fund nor it is concerned with the budget at all. That is the thing and it is a forum different from which is being interpreted in this honourable House, it differs from that. Nothing to do with that Annual Budget.

جناب چیئرمین: جی جناب! بنگلزئی صاحب۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب! نیشنل سطح پر سروے کرنے کیلئے بھی تو اس کی میٹنگ بلانا ضروری ہے کہ وہ آگے further plan کیا دیتی ہے۔ سروے کے لئے بھی تو آپ میٹنگ نہیں بلا رہے۔

Mr. Chairman: I don't think these questions are relevant.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: میں جناب! اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی آپ اس کا جواب دے دیں اگر دینا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اس کے لیئے جو پالیسی دی گئی ہے Principles of Policy under Article 29 onwards اس کو دیکھنے کے لیئے وہ میٹنگز ہوتی ہیں اس کے چار ممبر صوبوں سے ہوتے ہیں اور ممبر جو پریذیڈنٹ نامزد کرتا ہے وفاق سے ہوتا ہے اور ممبر میں یہ بھی نہیں ہے کہ سارے کے سارے چیف منسٹر ہوں یا نہ ہوں چار ممبرز ہوتے ہیں پھر وفاق سے ایک ممبر ہوتا ہے اور اس کا تعلق اس ایوان سے نہیں ہے اس کی رپورٹ نیشنل اسمبلی کے سامنے لائی جاتی ہے اس کی social, economic and other things are looked into it and then the reports are put before the honourable House.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جناب بنگلزئی صاحب یہ جو نیشنل اکنامک کونسل ہے۔ یہ سارا کچھ آئین میں دیا ہوا ہے۔ جو بھی اختیارات ہیں وہ دیئے ہوئے ہیں۔

میر حسین بخش بنگلزئی: عرض یہ ہے کہ منسٹر صاحب جو ارشادات آپ فرما رہے ہیں، ہمارے سر آنکھوں پر۔ لیکن وہ کم از کم اس حقیقت کو کیوں deny کرتے ہیں ہم یہ نہیں پوچھتے ہیں کہ اس کونسل کی formation کیا ہے۔ ہم تو یہ پوچھ رہے ہیں کہ جس مقصد کیلئے وہ بنائی گئی ہے، اس کیلئے کبھی تو اس کی میٹنگ اس purpose کیلئے بلائیں۔ لیکن وہ نہیں بلائی جا رہی۔

جناب چیئرمین: فنکشنز جو ہیں وہ آئین میں دیئے ہوئے ہیں۔ وہاں پر لکھا ہوا ہے کہ کیا ہے۔ وہ ساری باتیں ہیں۔ اس میں جھگڑے کی کیا بات ہے؟ اس میں لکھا ہوا ہے۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جھگڑے کی کوئی بات نہیں ہے جناب ایوان کو mislead بھی تو کیا جا رہا ہے۔ disinformation بھی تو دی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ آئین پڑھ لیں۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ اس کے کیا فنکشنز ہیں۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی جناب طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین! ہم ڈاکٹر شیر افگن صاحب کے بہت ہی شکر گزار ہیں جو یہ روزانہ ہمارے لیئے تھوڑا سا مزاحیہ پروگرام چلا دیتے ہیں۔ تو ہم اس کیلئے entertainment allowance ان کو دینا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے

This is overruled. We come to the end of the questions, not the Question Hour. سوالات تو ختم ہو گئے ہیں۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: جناب احمد میاں سومرو صاحب نے چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر ایوان سے ۱۹ اور ۲۰ جولائی کیلئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

FURTHER DISCUSSION ON THE PRIVILEGE MOTION RE: PRESS STATEMENT OF MR. HAKIM ALI ZARDARI, CHAIRMAN, P.A.C.

Mr. Chairman: We have also received an information from the Foreign Minister who has stated that he is proceeding abroad on July 21 on an official visit to Sri Lanka and then to USA and would not be able to attend the sessions of the Senate during this period. This is just for information.

Well gentlemen, it is my very great pleasure to welcome into the House the delegation from the Democratic Peoples Republic of Korea headed by His Excellency Mr. Yang Hyong Sop, Chairman of the Supreme Peoples Assembly. We would like to welcome them most heartily and we wish them a very pleasant enjoyable stay in Pakistan. Welcome.

We proceed with the next item of the agenda which is, I think, the unfinished business of yesterday i.e. the privilege motion of Senator Salim Saifullah Khan and Gen. Saeed Qadir. I think we would deal with those matters. So, we will finish those before we proceed to the next item. On that Dr. Sahib, you had made some observations of legal nature, I had requested Prof. Khurshid Ahmed to kindly guide me on the legal implications which were pointed out by the honourable Minister of State for Parliamentary Affairs.

پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بیحد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا اس اہم مسئلہ پر اپنی گزارشات آپ کے سامنے پیش کرنے کا۔ میں اجازت چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے اپنے معزز رکن سینیٹر سلیم سیف اللہ اور سینیٹر جنرل سعید قادر کو دلی مبارک باد پیش کروں کہ انہوں نے اپنے آپ کو احتساب کیلئے پیش کر کے ایک بڑی روشن مثال قائم کی ہے انہوں نے اس چیلنج کو قبول کیا جو ایک پریس کانفرنس کے ذریعے سے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئرمین نے سینیٹ کے دو معزز ارکان کے بارے میں پیش کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کے [illegible] رویہ سے ہمارے سر فخر سے بلند ہو گئے ہیں اور یہ ایوان اور میں ذاتی طور پر انہیں مبارک باد دیتا ہوں۔

جناب والا! احتساب کے اسلامی اصول کا کل ذکر ہوا ہے اور مجھے بڑی خوشی ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے ہم سب کی توجہ اس طرف دلائی کہ احتساب اسلام کی روح ہے احتساب کسی مہذب معاشرے کی روح ہے۔ احتساب کے ذریعے ہی قانون کی بالادستی قائم ہو سکتی ہے اور احتساب سے کوئی بالا نہیں۔ لیکن جناب والا! جہاں اسلام کا یہ بنیادی اصول ہے وہیں اس کا دوسرا counterpart اسلام میں کسی کے خلاف جھوٹا الزام ہے جو خود اسلام کی نگاہ میں ایک جرم ہے۔ اور اسلام میں ہی وہ قانون ہے جس نے قانون قذف کے ذریعے سے یہ اصول ثابت کیا کہ اگر الزام لگانے والا جھوٹا ہے تو اس کو بھی وہی سزا ملنی چاہیئے جو اگر جس پر الزام لگایا گیا ہے اس پر الزام ثابت ہوتا ہے تو خواہ کوئی بھی ہو اُسے سزا ملنی چاہیئے لیکن اگر جھوٹا الزام لگایا گیا ہے تو الزام لگانے والے کو سزا ملنی چاہیئے تو جناب والا! اس حیثیت سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا اہم جو آپ کے سامنے آیا ہوں اور مجھے توقع ہے کہ آپ سارے ضروری پہلوؤں کا احاطہ کر کے اس میں ایک ایسی مثال قائم کریں جس سے اس ایوان اور اس تمام ارکان کو عزت و آبرو محفوظ رہ سکے۔ تاکہ کل لوگوں کو جھوٹ اور غلط کی بنیاد پر زبان طعن دراز کرنے کا کسی کے لیے بھی موقع نہ ملے۔ میں اب اس کے قانونی پہلوؤں کی طرف آتا ہوں

جناب والا! میری نگاہ میں جو ایشوز اس پوری بحث میں سامنے آئے ہیں ان میں سب سے پہلا اور مرکزی ایشو یہ ہے کہ ایک رکن کا استحقاق آیا ہے کسی ایسے مسئلے پر بنتا ہے یا نہیں۔ جس میں اس کی عزت پر حرف گیری کی گئی ہو اس کے کردار کو عوام کی نگاہ میں اس کے constituent کی نگاہ میں مشتبہ بنایا گیا ہو دوسرا ایشو جناب والا! یہ بنتا ہے کہ کیا ایک ایوان کا رکن جیسے protection حاصل ہے خود Privileges Law کے

[Prof. Khurshid Ahmed]

تحت دوسرے رکن کے بارے میں اگر یہ بات کہتا ہے تو کیا اس کے اوپر احتساب ہوسکتا ہے یا نہیں۔ تیسرا ایشو جناب والا! یہ بنتا ہے کہ کیا سزا دی جا سکتی ہے یا اس کیلئے کیا راستہ اختیار کیا جاسکتا ہے جس کی بنا پر کوئی گرفت کی جاسکے۔ کیا ہمارے قانون کے تحت کوئی گنجائش اس بات کی ہے کہ عدالت سے ہٹ کر کوئی راستہ اختیار کیا جاسکے۔ یا صرف عدالت ہی واحد ذریعہ ہے جس کے ذریعے ایک شخص [illegible] کو vindicate کرسکتا ہے میری نگاہ میں یہ تین قانونی issues [illegible] تحریک استحقاق کا فیصلہ بنیادوں پر ہونا چاہیے ایک technical [illegible] درکار ہے جسے میں پہلے لے لیتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ کیا چیئرمین Public Accounts Committee نے ایک پریس کانفرنس میں ان معلومات کی بنیاد پر یا ان معاملات کے بارے میں جنہیں کہ پبلک اکاونٹس کمیٹی کی رپورٹ کا حصہ ہونا چاہیئے باہر پریس کانفرنس میں اعلان کرکے breach of privilege کیا ہے یا نہیں ہے یہ چونکہ نسبتاً سب سے چھوٹا مسئلہ ہے اس لیے میں سب سے پہلے اس کو لے لیتا ہوں پھر میں تینوں مسئلوں پر آپ کے سامنے جو قانونی بحث ہے وہ کروں گا۔

جناب! میری ناچیز رائے میں بلاشبہ ہر کمیٹی کی proceedings جب تک کہ اس کی رپورٹ متعلقہ ایوان میں پیش نہ کر دی جائے ایک امانت ہے اور کوئی بھی خواہ کمیٹی کا صدر یا کمیٹی کا کوئی رکن اگر اس معلومات کو divulge کرتا ہے تو یہ ایک breach of privilege ہے اس کمیٹی کا بھی اور اس ایوان کا بھی، قومی اسمبلی کے رولز نمبر ۱۹۴ بہت واضح ہے جو یہ کہتا ہے کہ

"A Committee may direct that the whole or any part of its proceedings or a summary thereof may be laid on the table. The report of a Committee which has not been presented to the Assembly or the proceedings of a Committee or any part or summary thereof which has not been laid on the table shall be treated as confidential and shall not be open to inspection except with the permission of the Committee. The Speaker may direct that any part of the proceedings may be communicated to the members confidentially before it is laid on the table. A Committee may with the permission of the Speaker make available to government its report or a part thereof before presentation to the Assembly and such report or part shall be treated as confidential by government until presented to the Assembly.

جناب والا! اس سلسلے میں تمام کتابیں parliamentary procedure پر ہیں متفق ہیں

کہ اس حد تک آ نے سے ہے معلومات کو divulge نہیں کیا جا سکتا میری نگاہ میں لازماً privilege violate ہوا ہے لیکن میری ذاتی رائے یہ ہے کہ اس کا سہارا متعلقہ سینیٹر نہیں لے سکتے privilege violate ہوا ہے یہ قومی اسمبلی کا ہے Public Accounts Committee کا ہے Public Accounts Committee کا کوئی بھی رکن، نیشنل اسمبلی کا کوئی بھی رکن اس پر privilege motion لا سکتا ہے لیکن میرے خیال میں سینیٹر یا سینیٹ اس حصے کا نوٹس نہیں لے سکتا۔

اب جناب والا! میں دوسرے مسائل پر آتا ہوں اور اس میں میں آپ کو سب سے پہلے May کی Parliamentary Practice کی طرف متوجہ کروں گا جس میں صفحہ ۱۵۹ اور اس کے آگے اس مسئلے پر بحث کی گئی ہے جناب والا! میں آپ کو متعلقہ حصہ پڑھ کر سناتا ہوں

جناب چیئرمین: یہ کون سا ایڈیشن ہے جی۔

پروفیسر خورشید احمد: میرے پاس ۱۹۸۲ کا ایڈیشن ہے

"Analogous to molestation of members on account of their behaviour in Parliament or speeches and writings reflecting upon their conduct as members."

یہ بڑا ہی اہم جملہ ہے جناب والا! اور یہ آپ کو ہر کتاب میں ملے گا کہ جس طرح کسی ممبر کو physically Assembly میں آنے سے روک دیا جائے یا سینٹ میں آنے سے روک دیا جائے، molest کیا جائے بالکل اسی طریقے سے ایسی تقریریں اور ایسی writings کہ جو ممبر کے conduct پر حرف گیری کرتی ہوں وہ اس کے برابر ہیں۔

"On 26th February, 1701, the House of Commons resolved that to print or publish any libel reflecting upon any member of the House for or relating to the service therein was a high violation of the rights and privileges of the House. Written imputations as affecting a member of Parliament may amount to breach of privilege without perhaps being libelled at common law."

یہ بڑا اہم معاملہ ہے کہ ایسے بیانات بھی کہ جو common law کے تحت libel یا slander نہ بنتے ہوں لیکن اگر ان کے نتیجے کے طور پر ایک رکن پارلیمنٹ کی عزت پر حرف گیری کی جاتی ہے اور ایسا انداز اختیار کیا جاتا ہے جس کی بنا پر وہ آپ سے، ووٹرز کی اور

[Prof. Khurshid Ahmed]

عوام کی نگاہ میں اس کا کردار مشکوک ہو جائے تو یہ بھی پارلیمنٹ کیلئے violation of privilege ہے خواہ common law کے تحت یہ libel ہو یا نہ ہو۔ اس کے بعد جناب والا! میں اگلے حصے کی طرف ۱۶۰ کی طرف آپ کو متوجہ کروں گا جہاں پر بچیسوں cases ہیں جو بیان کیے گئے ہیں۔ میں وسط سے پڑھ رہا ہوں یعنی اس میں ہر ایک کے انہوں نے instances دیئے ہیں۔

"..... imputations against members serving on Private Bill Committee, imputations against members, of corruption in the execution of their duties asserting that he could control the decision of a Committee on a private Bill and offering to do so for a corrupt consideration, publishing placards reflecting on the conduct of certain members as inhuman and degrading. Reflections on the motives of a member or a group of members both Houses will punish not only contempt arising out of facts of which the ordinary courts will take cognizance. I want to repeat Sir, both Houses will punish not only contempts arising out of facts of which the ordinary courts will take cognizance but those of which they can not and such as contemptuous insults, gross calumny or foul epithet by word of mouth not within the category of actions slander or threat of bodily injured.

جناب والا! May کے presentation سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ وہ چیزیں جن کا کورٹ نوٹس لے اور وہ جن کا کہ کورٹ نوٹس نہ لے ایوان دونوں کا نوٹس لے سکتا ہے اور اس میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں جن میں کہ ایک ممبر کی کردار کشی کی گئی ہو اس کے بعد جناب والا! میں آپ کی توجہ Kaul کی کتاب کی طرف دلاؤں گا جسے یہاں پیش کیا گیا ہے لیکن میری ناچیز رائے میں بہت ہی selective انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

جناب والا! صفحہ ۲۲۴ پر ایک پیراگراف ہمیں پڑھ کر سنایا گیا یہ Kaul کی Volume No. 1 ہے لیکن اسی حصے کے دو پیراگراف قبل میں جو relevant حصہ تھا اسے ایوان کے اور جناب والا! کے سامنے پیش نہیں کیا گیا میں اجازت چاہتا ہوں کہ پوری بات آپ کے سامنے رکھوں تاکہ دونوں پہلو آپ کے سامنے رہیں صفحہ ۲۲۳ کے اوپر بحث شروع ہوتی ہے اور کہا جاتا ہے

"It is a breach of privilege and contempt of the House to make speeches or to print, publish any libels reflecting on the character or proceedings of the House or its committees or on any member of the House, for or relating to his character or conduct as a member of Parliament".

جناب والا! یہاں میں چاہتا ہوں آپ ذرا سی دیر توقف کر کے غور فرمائیں کہ اس میں دو باتیں کہی گئی ہیں۔

"On any member of the House, for or relating to his character or conduct as a member of Parliament.

یعنی جو نکتہ میں اٹھانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس کے یہ معانی نہیں ہیں کہ صرف member of Parliament کی حیثیت سے کوئی کام کرتے ہوئے آیا اس نے کرپشن کی ہے یا نہیں بلکہ وہ تمام چیزیں جو member of Parliament کے character کو مجروح کرتی ہوں اور جس کے نتیجے کے طور پر یہ credibility کہ وہ integrity کا حامل ہے اور integrity کے بغیر پارلیمنٹ کی ذمہ داری ادا نہیں ہو سکتی اس میں دونوں شامل ہیں

"speeches and writings reflecting on the House or its committees or members are punished by the House as a contempt on the principle that such acts tend to obstruct the Houses in the performance of their functions by diminishing the respect due to them. The House may punish not only contempt arising out of facts of which the ordinary court will take cognizance but those of which they can not. Thus a libel on a member of Parliament may amount to a breach of privilege without being a libel under the civil or criminal law.

اس کے بعد جناب والا! میں آپ کی توجہ اسی کتاب کے صفحہ ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، جس کا آپ نے بھی کل حوالہ دیا تھا۔ جناب والا! اس میں سب سے پہلے یہ بات establish کی گئی ہے کہ complaint against member ہو سکتی ہے میں relevant حصہ پڑھتا ہوں۔

Where a complaint of an alleged breach of privilege or contempt of the House made by a member, the proceedings in the House dealing with that complaint differ somewhat according to as the person implicated is a member or stranger. The main difference in the two cases is that before making a complaint against a member, a notice is given to him before hand as a matter of courtesy. As a matter of courtesy لازمی نہیں ہے لیکن further, when a member seeks to raise a question of privilege against another member the Speaker as already stated before giving his consent to the raising of a matter in the House gives an opportunity to the member complained against to place before the Speaker of the House such facts he may have in question. However, the complaint was based on newspapers report as alleged.

[Prof. Khurshid Ahmed]

اس کے آگے جو چیز بڑی بنیادی ہے کہ شکایت دوسرے ہاؤس کے ممبر کے بارے میں بھی کی جا سکتی ہے یا نہیں اس کے سلسلے میں میں جتنا میں نے مطالعہ کیا ہے اس میں دو چیزوں کے درمیان فرق کیا گیا ہے ایک وہ بیانات ہیں جو دوسرے ہاؤس کے اندر اس ایوان کا کوئی رکن کرتا ہے اور ایک وہ بیانات ہیں جو ہاؤس کے باہر کرتا ہے جہاں تک ہاؤس کے اندر کیے جانے والے بیانات کا تعلق ہے انہیں پریولیج حاصل ہے اور ان کے بارے میں tit for tat والا رویہ اختیار کیا جا سکتا ہے دوسرے ہاؤس کا رکن بھی ہاؤس میں اس پر جوابی حملہ کرے لیکن پریولیج کی بنیاد کے اوپر اس کو نہیں بلایا جا سکتا لیکن یہ بات بالکل clear ہے اگر دوسرے ایوان کے کسی رکن نے ایوان کے باہر دوسرے ایوان کے ممبر کے خلاف الزام تراشی کی ہے تو وہ پریولیج کا violation بنتا ہے اس سلسلے میں جناب والا! میں آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا۔

However, the notice of the breach of privilege or contempt of the House can be taken if the member of the other House or any other legislature has committed it outside the House.

جناب چیئرمین: کونسا صفحہ پڑھ رہے ہیں آپ ؟

پروفیسر خورشید احمد: یہ صفحہ ۱۲ اور ۱۳ میرے argument کے لئے بڑا ہی crucial ہے۔

جناب چیئرمین: کونسا پیراگراف ہے ؟

Prof. Khurshid Ahmed : Paragraph 2, 3, 4, 5. On May 11, 1954, a member raised a question of privilege in Rajya Sabha alleging that a member of the Lok Sabha had at the 31st session of the All-India Hindu Mohsabha cast reflections on the proceedings of Rajya Sabha and requested that a step might be taken to investigate the matter. On the following day, the member incriminated against raised a question of privilege in Lok Sabha that on the previous night he was served with a notice issued by the Rajya Sabha. The Prime Minister argued that there was nothing objectionable in the letter and pointed out that in the Sundria's case in 1952, a member of Rajya Sabha was held and investigation being conducted by Lok Sabha. In May, 1954, the Chairman informed Rajya Sabha that he had received a communication from the Speaker enclosing a statement by the member concerned. In his covering note, the Speaker referred to the suggestion that he had made in the House that the Privileges Committee of both the Houses should evolve an agreed common procedure for such matter. This was agreed to by Rajya Sabha.

پورا کیس آپ پڑھ لیں situation یہ بنتی ہے ایک ایوان کے رکن نے دوسرے ایوان کے رکن کے بارے میں کردار کشی کا کام انجام دیا اس نے اس مسئلے کو اٹھایا کیونکہ یہ اعلان یا یہ بیان ایوان کے باہر دیا گیا تھا اسے پریولیج کا وائیلیشن سمجھا گیا۔ اب سوال یہ تھا کہ اس کے لئے کیا کیا جائے چونکہ رولز میں گنجائش نہیں تھی اس لیئے ہندوستان نے یہ راستہ نکالا کہ دونوں ایوانوں کی پریولیج کمیٹیز ملیں اور ملکر۔ اس کے لیئے ضابطہ بنائیں اس کے بعد متعدد کیسز ہیں جن میں راجیہ سبھا کے سربراہ نے لوک سبھا کے سپیکر کو کیسز بھیجے ہیں کمیٹی نے examine کیا ہے اور اس کے بعد اس کے بارے میں apology آئی ہے یا کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا گیا ہے۔

جناب والا! اس کے بعد میں آپ کی توجہ ایک اور کتاب کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ یہ Privilege of Members of Parliament in India by Hans Raj, 1979 ہنس راج کی کتاب کا میں چاہوں گا کہ آپ صفحہ ۱۱۱ دیکھیں اگر آپ کے پاس ہے اور میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں Contempt of Members اس میں کہا جاتا ہے کہ وہ کیا چیزیں ہیں جو contempt ہیں اور جو۔

Breach of Privilege that amounts to -

"(c) Libellous reflections against the proceedings of the Assembly; (d) assault, etc. and

اس کے بعد نمبر الیف پر کہتے ہیں۔

"(f) maliciously false or scandalous charges or imputation or libellous charges against a member of the Assembly touching his conduct as a member in the Assembly unduly influencing any witness in regard to any evidence given by him".

اس کے بعد صفحہ ۱۱۲ پر کہا جاتا ہے کہ

"A contempt can be either by the outsiders or by the House or officers of the House or also both inside and outside the House and also when the House is in session or not in session."

۱۱۲ کے بعد پھر آپ ۱۱۷ صفحہ دیکھیں وہاں پر لیا گیا ہے "Contempt by members of the same House". لیکن اس بحث میں اس لیئے نہیں جانا چاہتا ہوں اس سے بھی سکوپ واضح ہو جاتا ہے کہ کیا چیز پریولیج ہے اور کیا چیز کردار کشی شمار کی گئی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ بہت لمبی فہرست ہے۔

[Prof. Khurshid Ahmed]

"By issuing a press statement attributing motives to a member of the other House or on the deliberations of the other House by issuing a statement at a press conference, publishing an article, imputing motives to another member for a speech delivered by him on the floor of the House forging signatures, etc. etc."

اس کے بعد جناب والا! صفحہ ۱۱۹ اور ۱۱۸ specifically اس کے متعلق ہے۔

"Contempt by Members of the other House

"In certain cases members belonging to other House of the same legislature or some other legislature can commit contempt of the House to which they do not belong. This can be done by attributing motives of slander to any member of the other House, or the House as a whole or by doubting the *bonafide* of a member e.g., by suggesting that the members of Parliament furnish false accounts. It has all along been held and accepted in India that in so far as powers, privileges and immunities are concerned both the Houses of Parliament or a state legislature enjoy co-equal powers and neither of them should try to establish supremacy over the other".

Then they have given a case -

that on July 30, 1970, Niren Ghosh, a member, said in the House that some influential people were trying to purchase Patolian a member of the Lock Sabha. When the matter was taken up by the Speaker of the Lok Sabha with the Chairman of Rajya Sabha, the latter said, "I am in entire agreement with you that the members of the House should not make allegations on the floor of the House, on the members of the other House." Similar views were expressed by the Chairman of Rajya Sabha on September 2, 1970 when Bhupesh Gupta a member, alleged on the floor of the House that some members in the Lock Sabha voted so and so.

جناب والا! اس کے بعد اس بحث کو conclude کرتے ہوئے مصنف کہتا ہے کہ

"then obstruction can be created by showing disrespect to the members of the House and down-grading them in the eyes of the public."

یہ بڑا اہم مسئلہ ہے کہ ممبر آف دی پارلیمنٹ کو اگر آپ down-grade کرتے ہیں public

eye میں تو آپ دراصل obstruct کرتے ہیں اس کے فرائض منصبی کو، اور اس کیلئے حقیقت یہ ہے کہ جو integrity مطلوب ہے کسی بھی ممبر آف دی پارلیمنٹ کے لئے، وہ باقی نہیں رہتی، اس لئے یہ بات بے حد ضروری ہے کہ

"obstruction can be created by showing dis-respect to the members of the House and down-grading them in the eyes of the public or by making some false allegations against a member or by another member for what had happened in the House and thereby either casting reflections on the House or giving a different impression about proceedings in the House.

Insulting or abusing a member for what he had said in the House and as a consequence giving him a different treatment than what was due to him has been considered as contempt of the House".

جناب والا! یہاں میں ایک نازک فرق کی طرف پھر میں آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا کہ دونوں چیزیں contempt ہیں، یہ چیز کہ ایوان میں کوئی ایسی بات کہی جائے، ایوان میں کہی گئی کسی بات کے بارے میں اس قسم کی aspersions cast کی جائے یا یہ کہ absolutely ایک ممبر آف دی پارلیمنٹ، اس کی character, integrity کے بارے میں کوئی بات کی جائے ان دونوں کا ایک ساتھ ہونا لازمی نہیں، بلکہ وہ تمام چیزیں جن کی بنا پر ان کی integrity کو مجروح کیا جائے، اس کے conduct کو مجروح کیا جائے، اس کے character کو مجروح کیا جائے۔ وہ بھی اس کے اندر آتی ہے۔

جناب والا! میں آپ کی توجہ ایک اور کتاب کی طرف دلاؤں گا۔ Das and Rath یہ Parliamentary Privilege in India. کی کتاب ہے اور اس کا year of publication 1985 ہے۔

Mr. Chairman: Das and ......?

Prof. Khurshid Ahmed: Dr. Hari Hara Das and Sabita Kumari Rath. Ashish Publishing House, New Delhi, 1985.

اس میں جناب والا! میں سب سے پہلے آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا کہ صفحہ ۱۶۱ کی طرف جس میں وہی اصول دوبارہ repeat کیا گیا ہے،

"analogous to molestation of members on account of their behaviour in parliament or speeches in writing reflecting upon their conduct as members"

[Prof. Khurshid Ahmed]

+اس کے بعد جناب والا! صفحہ ٦٥ قابل غور ہے جس میں کہا گیا ہے

"Hence if any act though not intending directly to obstruct or impede the House in the performance of its functions has a tendency to produce this result"

جس کا مطلب وہ یہ کر رہا ہے کہ downgrading the House in the eyes of public

"tendency to produce this result indirectly by bringing the House into odium, contempt or ridicule or by lowering its authority it consititutes a contempt".

اور آگے بڑھیں جناب والا! صفحہ ٦٦ پر، کہا گیا ہے کہ

"misbehaviour of a government officer or his giving of wrong information to a Minister, distribution of pamphalets casting aspersions on the House, exhibiting posters at public places reflecting the dignity of a House, any act on the part of an outsider which lowers the dignity of a member or interferes with the lawful discharge of his duties as a member constitutes contempt and is punishable by the House. The instances include insulting, assaulting, threatening or otherwise molesting a member on account of his conduct in parliament, reflecting upon the conduct of a member in his capacity of a member, tempering with the mail of a legislator, issuing a press statement by an organization alleging certain statement made by a legislator on the floor of the House which was subsequently disowned by the concerned member and actually bribing a member, etc.

تو اس کے بعد آپ کی توجہ میں اس پیراگراف کی طرف مبذول کراؤں گا کہ

"A member can commit contempt of his own House in several ways......" مختلف مثالیں دی گئی ہیں لیکن اہم یہ ہے کہ

"by trying to go out of the House when doors were closed for a division, by issuing a statement to the press attributing motives to a member of the same House or the other House and by forging signatures of the other member...."

یہ بھی آپ کی اطلاع اور تفنن طبع کے لیے عرض کر دوں گا کہ

"..... or forcing a legislator to join a particular party or cross

یہ بھی contempt میں آتا ہے، اس کے بعد جناب والا! آپ کی توجہ ٦٩ صفحہ کی طرف مبذول کراؤں گا کہ جس میں کہا گیا ہے کہ

"It has all along been held and accepted in India that in so far as powers, privileges and immunities are concerned both the Houses of parliament or a State legislature enjoy co-equal powers. Hence contempt can be committed by arbitrarily summoning documents, calling for evidence for any member or citicising any other member or officer of the House, by attributing motives of slander to any member of the other House or by doubting the bonafide of a member....."

جناب والا! اگر اس کے ساتھ ہی کول کا وہ چیپٹر بھی اپنے سامنے رکھیں جس میں اس نے پارلیمنٹ کے ممبر کے conduct کے بارے میں بحث کی ہے جو پریویلج کے اس چیپٹر کے فوراً بعد آتا ہے، صفحہ ۲۵۰ سے onwards یہ بھی میری نگاہ میں بڑا اہم ہے اس لئے کہ conduct اور mis-conduct جب تک کہ ان دونوں کو ساتھ نہ دیکھیں تو فی الحقیقت پریویلج کا ٹھیک تعین نہیں کر سکیں گے۔ اور conduct of members میں دراصل وہ norms بیان کئے گئے ہیں which are expected of members of parliament. اور mis-conduct یہ ہے کہ ان norms کا احترام نہ کیا جائے، اگر کوئی شخص mis-conduct کا الزام لگاتا ہے کسی ممبر کے اوپر تو وہ گویا کہ یہ ثابت کرنا چاہ رہا ہے کہ پارلیمنٹ کے ممبر کے لئے جو norms ہیں ان کو پورا نہیں کیا گیا اور میں یہ اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ میرا کیس ان دونوں بنیادوں پر مبنی ہے یعنی یہ بات کہ character assassination absolutely irrespective of a particular function within the House. ایک breach ہے اور اس کو ثابت کرنے کے لئے میں Conduct of the members of parliament کے چیپٹر کی طرف آپ کی توجہ دلا رہا ہوں جس میں عام حالات کے اندر، جب ایک شخص ایک ہاؤس کا ممبر بن گیا ہے تو اب اس سے کس بات کی توقع ہے، اس سے کچھ معاملات کی توقع ہے ہاؤس کے اندر اور آپ کو معلوم ہے کہ اگر ایک شخص ہاؤس میں بول رہا ہے تو اس کے سامنے سے فلور کراس کرنا بھی ایک قسم کا mis-conduct ہے۔ لیکن اس سے اس conduct کی اس ہاؤس کے باہر بھی توقع ہے، اور جناب والا! اس کے اندر یہ کیسز بھی موجود ہیں کہ ایک شخص نے گورنمنٹ کی رعایت سے ممبر آف پارلیمنٹ کی حیثیت سے کار خریدی اور اس کار کو اپنے استعمال میں لانے کی بجائے بیچ دیا اور اس کو breach of privilege on the basis of

[Prof. Khurshid Ahmed]

mis-conduct شمار کیا گیا reprimand کیا گیا اور متعلقہ شخص نے apology کی کہ جی
ہاں، مجھ سے غلطی ہوئی ہے تو یہ بڑا وسیع میدان ہے، اس لئے میں چاہوں گا کہ جس وقت
آپ mis-conduct اور character assassination کو examine کر رہے ہیں تو
norms بھی آپ کے سامنے رہیں کہ وہ کیا چیزیں ہیں کہ جن کی ایک ممبر سے توقع ہے اور اگر
یہ ثابت کیا جائے اور پبلک کی eye میں یہ بات پیدا کی جائے کہ فلاں شخص اس معیار پر پورا
نہیں اُتر رہا اس نے پیسہ لیا زمین بیچ کر کے، سرکاری زمین۔ بیچ کر، فوجی زمین بیچ کر کے، اور
پھر ڈال لیا اپنے ذاتی اکاؤنٹ کے اندر، اس نے غلط قسم کی مراعات بنکوں سے لیں، اس نے
بنکوں سے قرضے معاف کروائے، وغیرہ وغیرہ، یہ وہ تمام چیزیں ہیں جو ایک ممبر آف دی پارلیمنٹ
کو پبلک کی نگاہ میں mis-conduct کا مجرم قرار دیتی ہیں، اور کسی کے بارے میں یہ بات
کہنا، خواہ اس نے یہ کام ہاؤس میں کیا ہو یا ہاؤس کے باہر کیا ہو breach of privilege ہے
اور اس سلسلے میں، میں ایک دل چسپ کیس برٹش پارلیمنٹ کا آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں،
یہ کتاب The Law of Parliamentary Privileges in India by
Ramachandran اس سلسلے میں بڑی اہم ہے۔ اس کتاب میں تقریباً کوئی تین، ساڑھے
تین سو صفحے، treat کئے گئے ہیں جس میں کہ developments recent جو privilege
law ہے اور جو examples دی گئی ہیں اور دنیا کے سارے ممالک کی دی گئی ہیں لیکن زیادہ
examples ہندوستان سے ہیں اور اس میں variety of cases ہمارے سامنے آتے ہیں
اور ایسے معاملات بھی ہمارے سامنے آتے ہیں جس میں ہندوستان میں متعدد اراکین پارلیمنٹ
کو mis-conduct کی بنیاد کے اوپر، پارلیمنٹ نے un-seat کیا، کم از کم سات کیس تفصیل
کے ساتھ اس میں بیان کئے گئے ہیں لیکن میں آپ کے سامنے اس وقت صرف برٹش پارلیمنٹ
کا ایک کیس پیش کر رہا ہوں Lord President of the Council and Minister of
Science and Technology Qinton Hog. اس کا صفحہ ۳۲۵ ہے Quinton Hog
نے ایک تقریر کی Chattam House میں جو آپ کو معلوم ہے کہ بڑا اہم مسئلہ ہے علمی ادارہ
ہے، وہاں انہوں نے یہ الفاظ استعمال کئے

"nevertheless our elbows have been jarred in almost every part of the world by industrial labour members' partisanship of subversive activities. This is the party which is now seeking power".

اس میں جناب والا! لیبر پارٹی نے پریولیج موشن موو کی
نے اسے Prime Facie ۔
admit کیا گیا اور examine کرنے کے بعد کمیٹی اس نتیجے پر پہنچی کہ Lord Quinton Hog
نے جو explanation دیا ہے اس کا مقصد لیبر پارٹی Members of the Parliament
نہیں تھا بلکہ Members outside the Parliament تھا، کمیٹی نے Apology قبول
کی اور Lower Committee do not consider that on the facts of this case any question of breach of privilege arises.

یعنی یہ انکی apology accept کرنے کے بعد کہا، کہ جناب والا! ہندوستان سے بھی ایک کیس ضمناً اس وقت عرض کر دوں اور اس میں ایک کیس Karanjia کا تھا لیکن کمیٹی نے وہی stand لیا ہے کہ bodily harm کرنا، یا morally harm کرنا، molest کرنا یا character assassination کرنا یہ دونوں برابر ہیں اور ان کے مطابق character assassination بھی breach of privilege ہے۔

جناب والا! اس وقت تک میں نے آپ کے سامنے جو چیزیں پیش کی ہیں وہ اب تک کے کیس لاء سے متعلق تھیں لیکن آپ مجھے اجازت دیں کہ کل وزیر محترم نے Rulings of the Chair میں سے بھی دو ریفرنس دیئے تھے۔ میں چاہوں گا کہ اس بارے میں بھی آپ کو کوئی غلط فہمی نہ رہے۔ اس لیے کہ میری ناقص رائے میں دونوں ریفرنس انکے irrelevant ہیں اور اس پورے معاملے سے متعلق نہیں ہیں صفحہ نمبر ۲۷۳ پر جو کیس ہے یہ وہ ہے جو آپ کے وزیر مملکت برائے اطلاعات جاوید جبار صاحب نے جماعت اسلامی کے دو رہنما جنکا یہ بیان، attribute جنہیں کیا گیا تھا کہ شریعت بل کے سلسلے میں جو ارکان اس کا ساتھ نہیں دیں گے جو ان کے ووٹرز ہیں ملتان کے electors ہیں وہ ان کا احتساب کریں گے یہ تھا وہ issue ۔ اور چیئرمین نے جو بات کہی ہے وہ بالکل clear ہے اس لئے کہ issue ہی یہ نہیں تھا جو اس وقت یہاں آرہا ہے۔ کسی ممبر آف دی پارلیمنٹ کا conduct کسی اُس کا character assassination اس کے لئے الفاظ کا استعمال اس کو libellous، contempt قرار دینا یہ موضوع نہیں تھا وہاں پر، دوسرا کیس جناب والا جو انہوں نے ریفر کیا ہے وہ بھی بالکل relevant نہیں ہے بلکہ اس میں چیئرمین نے جو بات کہی ہے وہ exactly وہی ہے جس میں ہمیں آج ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ "جنگ" نے ایک منی اسمبلی call کی تھی جو پارلیمنٹ کی mock تھی کچھ ارکان اس میں اپنی مرضی سے چلے گئے تھے اور اس پر ایک پریولیج

[Prof. Khurshid Ahmed]

موشن ہٹی تھی بہر حال جو چیئر بھی ہو اس میں چیئرمین نے صاف یہ بات کہی ہے چونکہ یہ افراد انکے اندر اپنی مرضی سے گئے تھے اور وہاں ایک جنرل ڈسکشن ہوئی چاہئے اسمبلی یہ پریولیج موشن نہیں بنتی لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بات بھی کہی ہے اگر کسی ایک فرد کے بارے میں وہاں پھر یہ بات کہی جاتی جو اس کے کیریکٹر کے متعلق ہے تب پھر یہ پریولیج بن سکتی تھی لیکن چونکہ یہ نہیں کیا گیا لیکن بات عموماً اسمبلی کے بارے میں کہی گئی ہے تو یہ بھی دراصل ہمارے حق میں جاتا ہے ہمارے خلاف نہیں جاتا کہ چیئرمین نے یہ بات hold کی ہے اگر ایک فرد کے بارے میں ایسی بات کہی جائے کہ جو ہے اس کا character assassination ہو تب تو یہ prime facie case بنتا ہے breach of privilege کا، لیکن اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر یہ breach of privilege کا کیس نہیں بنتا۔ تو یہ دونوں cases جو انہوں نے ریفر کئے ہیں یہ صحیح نہیں ہیں میں جناب والا! اپنی بات کو آپ کی اجازت سے اس طرح سمیٹوں گا اور میرے argumenbts کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی بھی رکن پارلیمنٹ کی character assassination ہو اس کے خلاف غلط الزامات لگائے جائیں اگر ایسا کوئی کام کیا جائے کہ جس کی بنا پر وہ عوام کی، اپنے ووٹرز کی نگاہوں میں گر لے اور جس کی بنا پر اسے اس integrity کا حامل نہ سمجھا جائے جس کی بنا پر وہ پارلیمنٹ کے رکن کی حیثیت سے ذمہ داریاں ادا کر سکے خواہ جن معاملات کے بارے میں بات کی گئی ہو ان کا تعلق ایوان میں کہی گئی کسی بات سے ہو یا ایوان سے باہر کی ہوئی کسی بات سے ہو حال کے واقعہ سے ہو، یا ماضی کے واقعہ ہو، اور میں جناب والا! آپ کی توجہ پورے ادب کے ساتھ آئین کے اس حصے کی طرف مبذول کراؤں گا جس میں الاکین اسمبلی اور سینٹ کے ممبروں کی کوالیفکیشن کا ذکر کیا گیا ہے اور جس میں انکی integrity انکا above-board ہونا انکا ایک خاص moral standard کا حامل ہونا، دستوری طور پر lay down کیا گیا۔ اگر ایسی باتیں کہی جاتی ہیں کسی بھی رکن کے بارے میں، کہ وہ corrupt ہے اس نے پیسہ mis appropriate کیا ہے اور یہ false allegations ہیں تو یہ breach of privilege ہے۔

دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ اگر یہ بات کوئی غیر ممبر کہتا ہے تب

بھی breach of privilege ہے اور کوئی ہاؤس کا ممبر کہتا ہے تو تب بھی breach of privilege ہے مجھے جس معاملے میں تھوڑا سا تردد ہے وہ یہ ہے کہ اگر دوسرے ایوان کا کوئی رکن، ایوان کے اندر کوئی بات کہتا ہے یہ بات غیر مہذب ہے غیر اخلاقی اور غیر سیاسی ہے۔ اسے ناپسند کیا گیا ہے اور ہندوستان میں بھی اور بیرونی ممالک کے اندر بھی، سپیکر نے نوٹس لیا ہے اس بات کا، لیکن اس کو breach of privilege قرار نہیں دیا۔ لیکن اگر ایک رکن اسمبلی کے باہر کوئی بات کہتا ہے کسی دوسرے ایوان کے بارے میں، تو یہ breach of privilege ہے اُس فرد کا بھی ہے اُس ایوان کا بھی۔ directly

اب آپ یہ سوال اٹھا سکتے ہیں کہ آخر ہم کیا کر سکتے ہیں میری نگاہ میں ہمارے رولز میں یہ ایک سُقم ہے اور بہرحال یہ ہم انسانوں کے بنائے ہوئے رولز ہیں۔ اور ہمیں اپنے تجربات سے سیکھنا ہے ایسے معاملات کے بارے میں directly کوئی چیز موجود نہیں indirectly میں سمجھتا ہوں یہ بات ممکن ہے کہ اس معاملے کو ہم پریولیجز کمیٹی کے سپرد کریں اور میں اپنے بھائی سینیٹر کی اس جرأت کی داد دیتا ہوں کہ انہوں نے ایک فورم کے آگے اپنے آپ کو پیش کیا۔ اور آپ کو یہ راستہ اختیار کرنا چاہئیے کہ سپیکر نیشنل اسمبلی سے بات کریں اور اس کو متوجہ کریں اس چیز کی طرف اور یہ بات کہیں کہ رولز میں lacuna ہے اور جس طرح ہندوستان نے اسکا حل نکالا ہمیں پاکستان میں بھی اسکا حل نکالنا چاہئیے۔ لیکن فوری طور پر ہم یہ کر سکتے ہیں کہ سپیکر اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے متعلقہ فرد کو اجازت دے دے کہ وہ پریولیجز کمیٹی کے سامنے پیش ہو۔ اس لئے اگر پریس کانفرنس میں دو معزز سینیٹروں کے خلاف الزام لگایا ہے تو اس میں اتنی اخلاقی جرأت ہونی چاہئیے کہ وہ پریولیجز کمیٹی کے سامنے آئے اور ان الزامات کو ثابت کرے۔ لیکن راستہ جو آپ کو اختیار کرنا پڑے گا کہ آپ کو سپیکر کو متوجہ کرنا پڑے گا۔ as Chairman of the Senate یہ بات میرے سامنے آئی ہے prima facie یہ violation of the privilege of two Members ہے لیکن چونکہ اس معاملے میں رولز خاموش ہیں اس لیے ہندوستان کے نزاعی precedence کی روشنی میں آپ سے میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس معاملے میں تعاون کریں اور دونوں ایوانوں کی عزت کو محفوظ کرنے کے لئے، اور اسکے ارکان کی عزت کی حفاظت کرنے کے لیئے

[Prof. Khurshid Ahmed]

آپ اپنے چیئرمین اور سپیکر مل کر راستہ نکالیں۔ دوسرے افراد یہ راستہ نکالیں کہ ایک Joint Privileges Committee of the Parliament یعنی اسمبلی کے رولز میں بھی لائیں اور سینیٹ کے رولز میں بھی لائیں۔ اور وہ معاملات جن کا تعلق ارکان سے ہو، دونوں ایوانوں سے ہو۔ اور ان تمام معاملات کو وہ کمیٹی discuss کرے گی اور یہی صورت ہندوستان کے اندر ہے۔ ہندوستان میں ان کے لیئے norms بنا لئے گئے ہے اصول بنا لئے ہیں یہ institution بنا لیا گیا ہے۔ اور پھر یہ institution ایسے معاملات کو examine کرتا ہے۔ اور اس کی مثالیں موجود ہیں کہ جب ایک ممبر نے ایسا کام کیا۔ تو اس نے apologize کر لیا۔ اور اس کی apology کو مان لیا گیا۔ ہمارا مقصد کسی سے ناک رگڑوانا نہیں۔ ہمارا مقصد اس ملک میں بہتر سیاسی اخلاق قائم کرنا ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک میں ایک دوسرے کا احترام کیا جائے۔ جہاں کسی سے غلطی ہوئی ہے اس کے لئے جو قانون اور دستور میں راستہ ہے احتساب کا، وہ اختیار کیجئے institutions کو تباہ نہ کیجئے یہ راستہ institutions کو تباہ کرنے کا راستہ ہے اس لئے آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ عزت کا تحفظ کریں جس کسی نے غلطی کی ہے اس کا احتساب کیجئے اس میں کوئی یہ نہیں ہونا چاہیے یہ نہیں ہے کہ اس میں صرف اسلامی جمہوری اتحاد کے ارکان، پیپلز پارٹی کے بھی اور جو بھی کوئی ہو، سرکاری ملازم، سیاستدان، سیاسی افراد بھی کوئی قانون سے بالا نہیں ہے۔ ہر ایک کو دیانت کا ایک معیار قائم کرنا چاہیئے۔ ان کے لئے جواب دہ رہنا چاہیے۔ لیکن یہ بات غلط ہے جس کی چاہیں آپ عزت پر ہاتھ ڈال دیں جس کی چاہیں آپ پگڑی اچھال دیں، الزام لگا دیں، اور اس کے بعد آپ پرلیویج کا سہارا لے کر بھاگ جائیں یہ صحیح نہیں ہے۔

اس لئے جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ آپ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ as Chairman of the Senate prima facie case کی بنیاد پر آپ اسپیکر سے بات کریں۔ اور اس سے کہیں کہ آپ متعلقہ فرد کو اجازت دیں ہم اسے کال نہیں کر سکتے، اجازت دیں کہ وہ پرلیویج کمیٹی میں آئیں اور آکر ثابت

کریں اور اس میں اتنی اخلاقی جرأت ہونی چاہیئے کہ اگر اس نے پبلک کے سامنے یہ بات کہی ہے تو آکر ثابت کرے۔ اگر وہ اس سے بھاگتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس میں اخلاقی جرأت نہیں ہیں اور جو بات اس نے کہی ہے وہ facts پر مبنی نہیں ہے بلکہ وہ محض سیاسی بلیک میل ہے۔

دوسرا راستہ یہ ہے کہ آپ اس مقصد کے لئے ہاؤس کی ایک کمیٹی قائم کریں سپیکر سے کہیں کہ وہ ایک کمیٹی قائم کرے اور اس کے بعد جائنٹ پریلویج کمیٹی دونوں مل کر اس معاملے میں اصول بنالیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے ہندوستان نے پانچ اصول بنائے ہیں کہ اس قسم کے کیسوں کیلئے یہ کچھ کیا جائے گا۔ اس کو بھی ہم سامنے رکھیں گے اور جگہوں سے معاملات کو بھی سامنے رکھیں گے اور اس کے بعد پھر ہم ایک راستہ نکال لیں گے کہ جس سے آئندہ ارکان کی عزت سے کھیلنا مشکل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین مجھے خوشی ہوئی ہے کہ پروفیسر صاحب نے بڑی فصاحت و بلاغت سے بڑی خوبصورتی سے breach of privilege کا سر دے فرمایا ہے اور پھر خوشی کی بات یہ ہے کہ انہوں نے خود تسلیم فرمالیا کہ بنیادی طور پر قذف اگر ہو تو آپ جانتے ہیں کہ اس کا فیصلہ عدالت کرتی ہے اور پھر انہوں نے ایک چیز نئی دی ہے جو بنیادی طور پر ان کے تمام دیئے ہوئے دلائل کی نفی کرتی ہے Conduct of Members کا جو چیپٹر انہوں نے ریفر فرمایا ہے۔ اگر اس کا آپ بغور مطالعہ فرمائیں تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو ممبر پارلیمان ہوتے ہیں وہ تمام ایک خاص قسم کے حدود و قیود میں ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ جب ان پر الزامات آتے ہیں تو پہلے انہیں ثابت کرنا پڑتا ہے کہ وہ الزامات جھوٹے ہیں۔ اور اس کے لئے ایک خاص صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ تو میں آپ کی توجہ صرف اس چھوٹے سے پیراگراف کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہیں سے جہاں سے پروفیسر صاحب نے بڑی فصاحت و بلاغت سے بتایا کہ ایک ایوان کے ممبر کے خلاف دوسرے ایوان کا ممبر اگر کوئی تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں تو اس کی کارروائی کی صورت حال

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

کیا ہو گی — اب پیراگراف یہ صفحہ ۲۴۵ پر دیکھیں تو پیراگراف ۳ میں ایک بنیادی چیز دی گئی ہے کہ Where the complaint is based on document that a breach of privilege has been committed.

اگر ہمارے دونوں معزز اراکین سینیٹ اپنے خلاف بیانات کی تردید کرنے کے لئے تحریک استحقاق کے ساتھ وہ documents لئے آتے کہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے اس کے مخالف بات ہے یا وہ بات غلط ہے، ان کے الزامات ہیں اور ان کے character اور conduct کا assassination کیا گیا ہے تو میں یہ مان لیتا کہ یہ breach of privilege بھی بنتا ہے۔ دوسری صورت میں، میں اس سے بھی اتفاق کرتا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک ایوان رکن چاہے وہ زیر بحث کا ہو، (ایوان) بالا اس کے خلاف کوئی تحریک استحقاق ایڈمٹ نہیں کر سکتا۔ کر سکتا ہے۔ بہت ساری مثالیں موجود ہیں تاریخ میں اور اب بھی ہو سکتا ہے اس صورت میں کہ اس کے خلاف حقیقت میں وہ چیزیں ایک دستاویزی شکل میں لائی جائیں جو بات انہوں نے کہی ہے۔ بنیادی طور پر وہ غلط ہے اس لیئے وہ اگر غلط ثابت ہو جائے دستاویزات ساتھ ہوں تو وہ breach of privilege بنتا ہے اور ساتھ ہی Privileges Committee جو اس معزز ایوان کی ہے وہ اس پر غور کر سکتی ہے۔ اس کی اجازت سے دوسرے ہاؤس سے اس کو بلایا جا سکتا ہے اس کو کہا جا سکتا ہے۔ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔ لیکن اس میں بنیادی طور پر پروفیسر صاحب نے جو تمام دلائل دیئے ہیں بلکہ جو Mays Parliamentary Practice سے وہ فرما رہے تھے کہ وہ بنیادی طور پر تردیدی چیزیں تھی۔ وہ اس کے حق میں نہیں تھیں۔ وہاں پر پالیمانی ڈیوٹی یہاں پر ہاؤس پر یا کمیٹی کی صورت میں اس پر aspersions ہوں اس کے خلاف کہا جائے اس کی dignity کو lower down کیا جائے۔ اس کے خلاف ایک خاص قسم کی malafide تحریک بنائی جائے۔ ان کو خراب کرنے کے لئے کیا جائے تو اس صورت میں اس میں کوئی شک نہیں، جس میں لفظ libel استعمال ہے کہ ایک بنیادی طور پر intentionally malafide کسی شریف آدمی پر کسی ادارے پر کمیٹی پر الزام

تراشی کرے اس میں defamatory things mala fide لائی جائے۔

اب اس میں بات یہ ہے کہ ابھی تک اس کا virus ابھی نہیں ascertain ہو سکا۔
پروفیسر صاحب یہ نہیں بتا سکے کہ حاکم علی زرداری صاحب نے An honourable
member to the National Assembly' کسی mala fide intention کے تحت
یہ باتیں کہی ہیں۔ دوسری بات۔ دستاویزی طور پر محرکین یہ نہیں کر سکتے کہ جو
باتیں انہوں نے کہی ہیں ان میں حقائق نہیں ہیں یا وہ حقائق کے خلاف ہیں۔ ان
بنیادوں پر میں آپ سے جناب والا! عرض کروں گا کہ conduct کو انہوں نے جو اس
میں induct کیا ہے تو میں کہوں گا کہ یہ بنیادی طور پر ان ممبران عزت مآب ممبران کے
خلاف بات جاتی ہے کہ پہلے ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ ان کا conduct وہاں past میں کیا
رہا ہے۔ کیا وہ درست conduct ادا کرتے رہے ہیں اور پھر آگے ساتھ اس میں
ایک اور بات ہے کہ Rules of Procedure چاہے سینیٹ کے ہوں چاہے قومی اسمبلی
کے ہوں ان میں باقاعدہ قاعدے دئے ہوئے ہیں۔ جن کو obey کرنا پڑتا ہے۔
مجھے یہ بھی آج خوشی ہوئی ہے کہ ان قاعدوں کا حوالہ جناب پروفیسر صاحب
نے دیا ہے جس کا اکثر ذکر کرتا ہوں۔ اور وہ مجھ سے شفقت فرماتے ہیں کہ یہ بات
آپ کیا کرتے تھے اس لیے آج ثابت ہوا کہ ہم ممبران پر چاہیں وہ سینیٹ کے ہوں
چاہیں قومی اسمبلی کے ہوں یہ بنیادی چیزیں ہیں جو بحیثیت ممبر ہمیں obey کرنی چاہئیں یہ
بات میں تسلیم کرتا ہوں میں ان سے اتفاق کرتا ہوں۔ بڑی خوش اسلوبی سے انہوں نے
یہ فرمایا۔۔۔ جہاں تک ان کی privilege motion کا تعلق ہے تو یہ نہ بنیادی طور پر
بنتی ہے نہ ان میں documentary evidence ہے۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب ایک سوال صرف۔ یعنی میں پرنسپل کی بات کر رہا
ہوں اس کیس کی بات نہیں کر رہا۔ اگر کسی آدمی کے بارے میں کوئی اور۔۔ ممبر یہ ایک
allegation لگائے کہ اس نے غلط طور پر قرضہ لیا ہے۔ ہزار روپیہ لیا ہے۔ لاکھ روپیہ
لیا ہے۔ اور اس نے بالکل نہیں لیا۔

Supposing, I am just giving you a hypothetical situation

[Mr. Chairman]

کہ اس کے خلاف allegation یہ ہے کہ اس نے قرضہ لیا ہے اور اس نے کوئی نہیں لیا۔ تو وہ کیا دستاویز پیش کر سکتا ہے کہ جی میں نے قرضہ نہیں لیا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! بڑی آسان سی بات ہے کہ وہ بینک سے سرٹیفکیٹ لا سکتا ہے کہ میں نے نہیں لیا۔

جناب چیئرمین: کس بینک سے لائے گا

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جس سے چاہے۔ اس کے پاس، آخر کوئی تو کہے گا۔ یہ کون سی بڑی بات ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سمجھ آگئی۔ اب آگے چلیں!

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: صرف last paragraph میں۔ یہ

Decisions of the Chair یہ ۸۵—۸۷ء سینیٹ آف پاکستان اور Page 126

The last paragraph, Ruling the motion out of order, the Chairman, Mr. Ghulam Ishaq Khan, observed :-

"The main point to be determined is whether the privilege of a member has actually been breached. If it is so then a member has the right to raise it whether it involves a Provincial Government or the Federal Government. The object of the parliamentary privileges is to safeguard the freedom, authority and dignity of the Parliament and they are considered necessary for the proper exercise of the functions entrusted to the Parliament. However, the privileges are not meant to place the members of Parliament on a footing different from that of an ordinary citizen in the matter of application of law, and unless there are good and sufficient reasons in the interest of functioning of the Parliament itself or the vindication of its authority to do so, the fundamental principle is, and this is really the essence " نچوڑ " of all that I have been able to read on the subject of privileges not only here, in India, but also in the United Kingdom and many other Parliaments, that all citizens including the Members of Parliament are to be treated equally and unless so specified in the Constitution or any valid law or any such parliamentary traditions, which by constant usage and adherene to them have assumed the force of Law a member of Parliament cannot claim

any privilege higher than that enjoyed by an ordinary citizen."

Sir, this was the ruling given by then honourable Chairman of this honourable august House - the Senate of Pakistan.

Mr. Chairman: Thank you. I think, I will now give my ruling on this. Senator, Salim Saifullah Khan has sought leave to move a privilege motion based on the statement of Mr. Hakim Ali Zardari, Chairman of the Public Accouts Committee of the National Assembly appearing in the Daily 'Muslim' of 2nd July, 1989, wherein the Chairman of the Public Accounts Committee has stated that Mr. Salim Saifullah Khan has received a loan of over Rs. 271 million. Further stating that the loan had been obtained in an improper manner. According to the honourable Senator, the statement of Mr. Hakim Ali Zardari was given a wide coverage in the press and has resulted in diminishing his image as a member of the Senate in the eyes of the people of his province and in the eyes of the voters to the Senate of Pakistan. The honourable Senator has argued that the allegations which he states are incorrect, have lowered his image in the eyes of the people and therefore, amounts to a breach of his privilege as a member of the House.

The honourable Senator has stated that he belongs to a business family and it is common amongst business families to obtain loans. He has also argued that the country has also obtained loans from abroad and if obtaining of loans by itself were objectionable then such loans could not have been obtained. He states that if it is necessary to clear his name, the matter may be referred to the Privileges Committee of the House so that this issue can be fully investigated and it can be examined whether the loans were properly or improperly obtained.

The privilege motion has been supported by Prof. Khurshid Ahmed who has argued that a breach of privilege of the member takes place if his image is lowered in the eyes of his voters or the prestige and the authority of the House is diminished in any manner. In support of his submission, the honourable Senator has relied on several authoritative works, namely, May's Parliamentary Practice, Parliamentary Privileges in India by Hans Raj and Rath's book also.

Dr. Sher Afgan, the Minister of State for Parliamentary Affairs has opposed the privilege motion firstly on the ground that if the allegations are considered by the Senator to be incorrect, he can take the matter to a court of law and file a suit for damages against the Chairman of the Public Accounts

[Mr. Chairman]

Committee. He has also asserted that the statement was mac by the Chairman in his personal capacity and not in his capacit as a Chairman of the Public Accounts Committee.

The honourable Senator has also argued that a breach o privilege takes place only if the member is prevented in th performance of his functions as a member of the Senate an not otherwise. In support of his assertions, the honourable Ministe of State for Parliamentary Affairs has relied on page 224 Kaul where it has been stated that the defamatory words again a particular section of the House or against a particular par in the House are not treated as constituting a contempt the House since the whole House is not affected.

The honourable Minister has also referred to page 245 the same book and has argued that although the House can no take notice of a breach of privilege committed by a memb of the other House but this is only so if the matter can supported by reference to a document which is produced befo the House.

In my opinion, there is no difficulty in describing the sco of the privileges of the members of Parliament. This matt has come before the House on several occasions and it has be laid down that a breach of privilege of a member takes pla if he is impeded in the performance of his functions as a memb by any person or by any authority. In my opinion, charact assassination of a person definitely would impede a memb in the performance of his functions because character assassina would diminish his image in the eyes of the people whom represents before the House.

Prof. Khurshid Ahmed has correctly referred to Articles and 63 of the Constitution of the Islamic Republic of Paksta 1973 which lay down the qualifications and disqualificatio of the members of the Parliament. If a person is alleged be not qualified according to the disqualifications laid do in the Constitution of Pakistan, he is also under danger of losi his membership of the House. Some of the qualifications mention in the Constitution which may be relevant in this connecti are that :

"(d) the member is of good character and is not commo known as one who violates Islamic injunctions".

Also, the Constitution refers in clause (f) of Article to the qualificatios that :

"(f) he is sagacious, righteous and non-profligate and honest and *ameen*".

However, there is another principle which has to be kept in view in deciding the question of breach of privilege when the alleged breach has been prescribed to a person who is a member of the other House, namely, the National Assembly of Pakistan. In this connection, there are several principles which have been laid down from time to time, I would like to quote from Kaul on page 245 where it has been stated that when a question of breach of privilege or contempt of the House is raised in either House in which a member, officer or servant of the other House is involved, the procedure followed is that the Presiding Officer of the House in which the question of breach of privilege is raised refers the case to the Presiding Officer of the other House and then there are certain conditions which have to be satisfied. Prof. Khurshid Ahmed and also Gen. Saeed Qadir have also in the course of their arguments in support of the privilege motion referred to Rule 194 of the Rules of Procedure of the National Assembly stating that a breach of privilege takes place if the proceedings of the committee are disclosed before the public before they are produced before the House itself. I think, these matters require consideration but in view of the comity that exists between the two Houses, in view of the fact that the two Houses have great respect for each other, in view of the fact that the two Houses are part of the structure called 'The Parliament of Pakistan', and also in view of the fact that the both Houses are elected Houses and both Houses can look after their own privileges also the privileges of its members, I would like to follow the practice which has been indicated in Kaul's book on page 245, therefore, I would refer this matter to the Speaker of the National Assembly to look into the matter and to take such action as the Speaker of the National Assembly may deem appropriate in accordance with the law and the Rules of Procedures of the National Assembly. It would be for the Speaker to consider whether he could allow Mr. Salim Saifullah Khan who is a member of this House to present his case before him and to convince him as to the manner in which he should proceed in the matter. With that, I dispose of this privilege motion.

The other privilege motion, I will now take up Senator Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir has sought leave to raise a privilege motion based on the statement of Mr. Hakim Ali Zardari, MNA, Chairman, Public Accounts Committee levelling allegations

[Mr. Chairman]

against the Senator which appeared in several newspapers, the honourable Senator has attached a copy of the 'Khalige Times' dated 2nd July, 1989 in which it has been stated that a former Minister in the Zia Cabinet namely Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir sold the residential plots in cantonment areas but deposited the money in his personal account.

The honourable Senator has stated that the allegations pertain to the period when he was the Quarter Master General in the Pakistan Army and that as Quarter Master General he maintained a personal ledger account of the Quarter Master General. He states that this is perfectly in accordance with the rules and that the honourable Chairman of the Public Accounts Committee has failed to distinguish between a personal account and a personal ledger account. He has also stated that by making these allegations, his image as a member of the Senate has been lowered in the eyes of the people of the province which he represents and in the eyes of the voters of the Senate of Pakistan.

For reasons which I have given in detail in the other privilege motion relating to Mr. Salim Saifullah Khan, I also refer this matter to the Speaker of the National Assembly to take such action as he may deem appropriate in accordance with the law and rules of procedure of the National Assembly of Pakistan.

Thank you.

Next items.

Qazi Abdul Latif Sahib - adjourment motion No. 1 and 7.

Brig. (Retd) Abdul Qayum: Point of order. There was a privilege motion on yesterday's agenda pertaining to my breach of privilege which had been clubbed and I had requested that it may not be clubbed and it may be taken up separately.

Mr. Chairman: Yes, I am sorry. I think we will have to take up your privilege motion first.

پروفیسر خورشید احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔ کیا آج وزیر قانون و انصاف اس مسئلے پر بات نہیں کر رہے جو آپ ایڈجرنمنٹ موشن لے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں بولیں گے لیکن ایجنڈے پر ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! میرے علم کی حد تک پروسیجر یہ ہے کہ ایڈجرنمنٹ موشن اس وقت آسکتی ہیں جب آپ پریویلج موشن پر بات ختم کرلیں یا آپ سے postpone کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی ہاں پریویلج موشن ہے۔

You are quite right. There is one pending.

پروفیسر خورشید احمد: پریویلج موشن ہے اسی لئے میں آپ کو متوجہ کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: وہ اس لئے کیا تھا کہ میرا خیال تھا کہ پریویلج موشن ختم ہو گئی ہے ایجنڈے پر اور نہیں ہے لیکن بریگیڈیر صاحب کی ہے۔

Would you like to take it up today or you want to take it up on any other day ?

Brig. (Retd) Abdul Qayum: It is entirely upto your convenience and convenience of the House. If you have any other urgent business I do not mind it being deferred.

Mr. Chairman: Then we can take it up on Sunday.

Brig. (Retd) Abdul Qayum: Sunday is a Private Members Day.

Mr. Chairman: Yes but privilege motion can be taken up.

Brig. (Retd) Abdul Qayum: Right. We can take it up on Sunday.

پروفیسر خورشید احمد: میرا خیال بھی یہی ہے کہ ہم زکواۃ اینڈ عشر آرڈیننس سنڈے کو لے لیں۔ اس لیے کہ پریویلج موشن پر بحث ابھی جاری ہے اور جاوید جبار صاحب اپنی بحث مکمل نہیں کر سکے تھے اور ہمیں بتایا گیا تھا کہ لا منسٹر بھی اس پر بولنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی ہاں اس پر بولنا چاہتے ہیں۔ لا منسٹر صاحب اِدھر ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: ابھی اِدھر ہی تھے۔

Mr. Chairman: Would you like to take it up today?

Mr. Javed Jabbar: We are willing, it is upto you but there are adjournment motions; do you wish to defer them ?

Mr. Chairman: It is upto the House.

Mr. Javed Jabbar: Then you take the sense of the House, we will go by that.

جناب چیئرمین: محمد علی صاحب ایڈجرنمنٹ موشن آج ٹیک اپ کریں یا زکوٰۃ اینڈ عشر والا معاملہ آج ختم کر لیں۔ میرا خیال ہے وہ ختم کر لیں۔

جناب محمد علی خان: زکوٰۃ اینڈ عشر والا معاملہ آج ختم کر لیں۔

جناب چیئرمین: قاضی صاحب آپ کی ایڈجرنمنٹ موشن بعد میں لے لیں گے یہ زکوٰۃ اینڈ عشر کا جو مسئلہ ہے یہ التوا میں پڑا ہوا ہے۔

قاضی عبداللطیف: مجھے پیش کرنے دیں اس کے بعد اسے مؤثر کر دیں۔

جناب چیئرمین: وہ پیش والی بات صحیح نہیں ہے۔

قاضی عبداللطیف: میں گزارش کروں آپ نے ایک دفعہ مجھے فرما دیا ہے جب آپ نے فرما دیا ہے تو اب اپنے الفاظ کیسے واپس لیں گے۔

جناب چیئرمین: وہ قانون اجازت دیتا ہے غلطی ہو جائے تو واپسی ہو سکتی ہے اسلام بھی اجازت دیتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب۔ میرا خیال ہے پھر اس کو لے لیتے ہیں۔ زکوٰۃ اینڈ عشر پر اس پر میرا خیال ہے مکمل بحث تو ہو گئی تھی جاوید جبار صاحب نے بھی کچھ باتیں کی تھیں لیکن مزید وہ کہنا چاہ رہے تھے اب لاء منسٹر صاحب اس پر کچھ کہنا چاہتے تو آپ اس پر فرما دیں۔

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, if you recall I was about to conclude and then I think the movers of the motion wanted to reply and then you had said that, if necessary, the Minister or the Government would like to, if it could exercise the right of reply. In that instance the honourable Minister for Law and Justice will really reply to the additional points made by the movers of the motion. If you permit I will just complete my submissions where I had left off.

Mr. Chairman: Yes please.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, you may recall that one had opposed the admissibility of the privilege motions on the basis of basic and conceptual inadmissibility, because the concept of privilege being breached by the other House of Par-

liament as well as the President of Pakistan was considered to be extremely dubious a proposition that has not been previously established in the history of any legislature. One had also referred to the commentary by Basu on the Constitution of India where the finality of the opinion of the Speaker regarding the validity of a Money Bill had been widely established. One had also submitted Mr. Chairman, that the aim of the amendment by including the Zakat and Usher Ordinance in the Finance Bill was to make necessary and topical urgent amendments and not to reduce or to curtail the role of any constitutionally valid institution. It was also submitted Mr. Chairman, that there are numerous precedents in the recent legislative history of Pakistan whereby the very same Zakat and Usher Ordinance had been included in the Finance Bill in 1987 along with many other laws.

In conclusion Mr. Chairman, one would like to invite your attention to the fact that by seeking to move such a motion the intent is to encroach upon the privileges of another legislature. Now, this is an undesirable and unwarranted activity because each House must be respectful of the other. I think in your very wise ruling given a few minutes earlier regarding the other privilege motion you have deemed it fit to refer the matter to the Speaker of the National Assembly. That reflects the due consideration and respect that both Houses of parliament must give to the other and the Senate above all being the supreme eiptome of legislative wisdom and maturity must not make any attempt to encroach upon or curb the legislative privileges of the other House.

Lastly, Mr. Chairman, one must point out that absolutely no legislative privilege of the Senate itself has been taken away by the inclusion of the Zakat and Usher Ordinance in the Finance Bill. Whatever subjects lie within the legislative scrutiny of the Senate according to the Constitution can freely be raised and discussed in this House. By the action of the National Assembly adopting the Finance Bill and the President duly authenticating it, no difference has been created in the freedom of the Senate to exercise completely and freely its privilege of discussion. The fundamental difference is that because it is an indirectly elected House, Finance and Money Bills cannot be processed by the House yet as you are well aware all issues relating to the economy have often been raised in the past history of the Senate and will continue to be done so in the future. Therefore, in concluding one's arguments Mr. Chairman, I would like to draw your attention to approximately ten different submissions that one has made earlier opposing the specific admissibility of the privilege motion:

[Mr. Javed Jabbar]

(1) Mr. Chairman, I began by saying that there is a question of conceptual inadmissibility quite apart from the technical inadmissibility because of the curious relationship of the Senate being itself one third of parliament and I must for record correct it because the report in some of the newspapers incorrectly said that I had submitted that the Finance Bill had been adopted by a 2/3rd majority in the National Assembly. That was not my submission. I only pointed out that according to the Constitution there are three constituent elements of Parliament (Majlis-e-Shoora), the National Assembly, the Senate and the President of Pakistan. And by the President also authenticating the Money Bill one only aid that here is a situation where two thirds of what constitute the totality of Parliament has already authenticated the Finance Bill. So, therefore, there cannot be a question of the two thirds of Parliament itself committing contempt against the total body of Parliament. This is unprecedented and not a tenuous concept.

Mr. Chairman: No, it is difficult too, for example, if a Bill is passed by the National Assembly not yet passed by the Senate, would you say it is half passed? If it is rejected, it is totally rejected, if it is passed it will be fully passed.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, absolutely right. In those Bills which have to be processed by both Houses.......

Mr. Chairman: No I am talking of the one third, the conceptual aspect. Let us say it is passed by both Houses and then not assented to by the President would one say it is two thirds passed and one third rejected?

Mr. Javed Jabbar: Yes, but .... ..

Mr. Chairman: I would say if the Bill rejected it is rejected as a whole, if it is passed it is passed as a whole. So I would put it like this, it is conceptually one single entity called the Parliament of Pakistan comprising three connecting links as it were, three constituting one and one constituting three, three in one and one in three.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, I was only referring to those Bills which require the assent of one House. In all other legislatures, in all other legislative matter the question would not arise because the Senate has a right to adopt or to give an opinion on a Bill. In the case of a Money Bill its legislative

jurisdiction is specifically excluded. Now, therefore, when the Senate does not have the Constitutional right to consider the Finance Bill and the National Assembly and the President of Pakistan which are the other two parts of Parliament have already processed and authenticated it, the Senate cannot say that our privilege has been taken away because there was no privilege to begin with. And where one has already submitted that that Bill has gone through all the due processes of legislative business, the Speaker has considered it, the President has authenticated it that is why no such principle of privilege arises.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: Point of order Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Gen. Saeed Qadir on a point of order.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: Mr. Chairman, assuming if a Bill has wrongly been authenticated, would that be allowed to go through, if it is found out that the Bill has wrongly been authenticated?

Mr. Chairman: He has also pointed out that under Article 72 of the Constitution the Speaker gives a certificate and that certificate *prima facie* is final. I drew attention to this aspect earlier. There are two aspects of this finality, one final as far as the House is concerned that is one clause and then final as far as the President is concerned and the President has to sign it because it is authenticated by the Speaker that this is my certificate saying it is a Money Bill. So, Article 73(4) and (5), I think, there are two Articles.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: No, the point is that the Zakat and Usher Ordinance is passed through the two Houses and, therefore, now it is being made a part of the Finance Bill is obvious .....

(Interruption)

Mr. Chairman: These difficulties can arise as they have arisen in this case. The question is, what is the procedure laid down in the Constitution for settlement of this controversy. Can we do anythging ?

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: No, exactly like that what you have just said in the case of a privilege motion moved earlier and the Minister of State for Information has also appreciated that gesture. It is obvious now that this House should through

[Lt. Gen. (Rtd.) Saeed Qadir]

you make a recommendation to the Speaker to have a fresh look at that authentication whether it was a valid authentication.

Mr. Chairman: If the Constitution says something is final, as far as the Senate is concerned they would *Prima facie* consider it to be final and then there is another question - can the Speaker himself challenge something which is final? Once he has issued a certificate and that has become final as far as the Constitution is concerned, does he have any authority to go back. I am not saying that the courts have no jurisdiction. The courts in my opinion *prima facie* would have jurisdiction but as far as the other authorities and functionaries are concerned *prima facie* it appears that the Speaker's certificate on this matter would be final. Yes Mr. Hasan A. Shaikh.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, I support your ruling because the Speaker has given certificate and it has been acted upon. Once it is acted upon the Speaker cannot withdraw it. It is my feeling, Sir.

Mr. Javed Jabbar: Moreover, Mr. Chairman, Article 66 of the Constitution also specifically gives a certain protection to the acts of proceedings within Parliament and the Finance Bill is an act of proceeding within the scope of the National Assembly. Now, I was proceeding to summarize for you the points that we had made. The next point related to Basu's commentary on the Constitution of India volume 'G' page 59 and then the point was made that in aiming to improve the Zakat and Usher Ordinance the intent is to make in fact the Federal Government before the Federal Parliament directly accountable for the administration of the Zakat Fund and not to completely exclude the role of the provincial government. It was then submitted that there are numerous precedents and this refers specifically Mr. Chairman, to the point made by my honourable colleague a few minutes earlier. We have before us the example of 1987 where the Finance Bill included an amendment in the Zakat and Usher Ordinance. So, if precedent is something to go by in judging the admissibility of privilege motion you have a very strong precedent before you. And the last two points that I made today ....

(interruptions)

Mr. Chairman: Mr. Javed Jabbar, now I have a problem because the delegation from Korea is calling on me at 1.30. So, I have to leave and Malik Muhammad Hayat will take over.

You can conclude your arguments and then I will come and announce the ruling because I have listened to most of the arguments any additional point I will take down and then I will give my ruling.

Mr. Javed Jabbar: When will you be announcing you ruling?

Mr. Chairman: After the conclusion of all the arguments, if I come back, if I don't I will announce it tomorrow. Malik Muhammad Hayat Sahib, you please take over the Chair.

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by the Presiding Officer (Malik Muhammad Hayat)].

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, I had summarized the points. I, therefore, thank you for giving me this opportunity to respond.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! جیسا کہ محترم وزیر مملکت نے کہا کہ یہ بات طے ہوئی تھی کہ جب وہ اپنے دلائل مکمل کر لیں گے تو محرکین پھر اس پر respond کریں گے لیکن میں پورے ادب سے آپ سے درخواست کروں گا کہ ہم برابر ایک دوسرے کو accommodate کر رہے ہیں، وقت بھی کم ہے، اور میں یہ بات آپ کی اجازت سے ایوان کے سامنے رکھنا چاہوں گا کہ اس پر بحث اب اتوار کو کی جائے جب ہم next meeting میں ملیں، اور باقی جو ایجنڈا ہے اسے اب لے لیا جائے اس لیے کہ میرے خیال سے یہ بات مناسب نہیں ہوگی کہ چیئرمین صاحب ہماری کوئی بات سنے بغیر آخری فیصلہ کریں۔ اس لیے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ میں جو بھی کہنا چاہتا ہوں ان کی موجودگی میں اگلے دن کہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے۔

Mr. Javed Jabbar: You can take it up on Sunday i.e. Private Members Day.

Prof. Khurshid Ahmed: Yes.

Mr. Presiding Officer: Both sides agree to it?

(Agreed)

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

Mr. Presiding Officer: So, we shall take it up on Sunday.

Prof. Khurshid Ahmed: Thank you.

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, we can take up the ·djournment motions.

Mr. Presiding Officer: Now, we take up the adjournment motion. Qazi Abdul Latif Sahib.

ADJOURNMENT MOTIONS

آپ اپنی تحریک پڑھیں ۔

(i) RE: INVOLVEMENT OF RAW IN TERRORIST ACTIVITIES IN SINDH

قاضی عبداللطیف : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینیٹ کی معمولی کارروائی روک کر اس اہم قومی، حالیہ وقوع پذیر واقعہ پر بحث کی جائے روزنامہ "جنگ" راولپنڈی ۳۱ ۱۹۸۹ء، ندھ میں دہشت گردی اور تخریب کاری کے بھارتی منصوبے کا انکشاف ۔ ا اکستان کے خلاف لٹریچر اور جعلی کرنسی کی تقسیم ۔ بھارتی کرنسی بھی پکڑ آ خفیہ ایجنسی نے تیار کیا تھا ۔ جناب والا ! حکومت یہ روکنے میں ناکام رہی ہے جو حکومت کی نااہلی کی دلیل ہے ۔ ایوان کو اس پر بحث کا موقع دیا جائے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : آپ دوسری بھی پڑھ لیں اس کے ساتھ ہی ہے ۔

(ii) RE: DISTRIBUTION OF LITERATURE IN SINDHI AGAINST THE HOLY QURAN AND THE HOLY PROPHET

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر کے اہم حالیہ وقوع پذیر قومی اہمیت کے واقعہ پر بحث کی جائے ۔ روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ۱۰ جون ۔ سندھی نوجوانوں کو اسلام سے

برگشتہ کرنے کے لیے بھارت کی تازہ شرارت، قرآن اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سندھی زبان میں کتاب کی اشاعت اور تقسیم عمرکوٹ میں ہوئی۔ جناب والا! اسلام پاکستان کا سرکاری مذہب ہے اس کی حفاظت حکومت پاکستان کا فرض اور ڈیوٹی ہے۔ قرآن کریم اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لٹریچر کی اشاعت اور تقسیم، اسلام اور پاکستان کے خلاف سازش ہے۔ حکومت اسلام کا تقدس کرنے میں ناکام رہی ہے ایوان کو اس پر بحث کرنے کا موقع دیا جائے۔

Mr. Presiding Officer: Is it being opposed ?

Mr. Aitzaz Ahsan: Opposed.

Mr. Javed Jabbar: Point of order Mr. Chairman. May I just point out for the record that according to the rules of procedure the wording of an adjournment motion will not contain arguments, inferences or cast aspersions or make accusations. Now, we are in the 5th year of our existence.. Surely, one can expect and request the distinguished members to observe and therefore, if they do not, at least the Senate Secretariat may be requested to suitably amend the adjournment motions because otherwise we are always violating our own rules of procedure.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب چیئرمین ! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ قاضی صاحب نے دو ایڈجرنمنٹ موشنز پیش فرمائی ہیں substantially وہ differ کرتی ہیں جب کہ پہلی ایڈجرنمنٹ موشن جو انہوں نے پڑھی ہے ابھی تک وہ opposing phase میں داخل ہوئی تھی۔ جس کے لیئے either we were supporting or we were opposing it

اور دوسری جو substantially اس سے بالکل different ہے جس میں اور باتوں کا ذکر ہے جیسے کہ ہمارے ساتھی جاوید جبار صاحب فرما رہے تھے کہ ان میں بہت سارے inferences آ رہے ہیں تو اس پر یہ آپ کی رولنگ چاہوں گا کیا یہ ایک ہی وقت میں دو مختلف ایڈجرنمنٹ موشن جو basically differ کرتی ہیں in substance پیش کی جا سکتی ہیں تا وقتیکہ وہ پہلی حالت میں ہوں جب کہ اس

کو mover read کر رہا ہو۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : آپ پہلے ایک کا جواب دیں گے اس کے بعد جب وہ ختم ہو جائے گی تو پھر دوسری کا جواب دیں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : کون سے رول کے تحت یہ admissible ہے یہ ہے کہ ایک موشن یہاں A motion shall not be admissible....... لائی گئی ہے، ابھی جب کہ وہ ابتدائی مرحلے میں ہے دوسری before its disposal. کیسے لائی گئی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : دوسری جو ہے اس کو ہم الگ لیں گے پہلی کو ابھی لے لیں گے جب یہ ختم ہو جائے گی تو پھر دوسری لے لیں گے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Under what rule Sir? I do not understand it.

(interruptions)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : ایک کو پہلے لیں گے جب یہ ختم ہو جائے گی تو پھر دوسری لیں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : سر اس کا مطلب یہ ہوا کہ at a time یہ دونوں کی جا سکتی ہیں۔

Sir, I was to stand to oppose or support and then it was to be decided as whether admitted or not what were the real things and then again another principally I will also make very much clear about it. This is abuse of Rules of Procedure and Conduct of Business.

ڈاکٹر بشارت الٰہی : چلو آپ اس بحث میں نہ پڑیں الگ الگ لے لیتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: We will take up only one - the first one.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Is it being opposed ?

Mr. Aitzaz Ahsan: Opposed.

قاضی عبداللطیف : جناب والا! یہ بڑی اہم تحریک ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب اعتزاز احسن : پوائنٹ آف آرڈر ہے سر! قاضی صاحب سے معذرت کے ساتھ، چونکہ اس موشن کو واقعاتی بنا پر oppose کیا جا رہا ہے یہ ساری اس پر مبنی ہے seizures ہوئی ہے انڈین کرنسی اور لٹریچر کے، واقعاتی طور پر دانتہ کو کسی ایجنسی کو ایسی کرنسی یا لٹریچر کا جس میں اس کا ذکر کیا گیا ہے کوئی شہادت نہیں ملی ۔ اگر سینیٹر صاحب ۔ ۔ ۔ ۔

(interruptions)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : وہ already وہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں مولانا صاحب!

مولانا سمیع الحق : میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں ہیں، تقریر کر رہے ہیں ان کی تقریر کرنے کے بعد ان کا حق ہے کہ وہ پوری تقریر کریں ۔ پہلے محرک کو موقع دے دیں ۔ یہ تو بالکل الٹا معاملہ ہو گیا ہے ۔ ابھی تو قاضی صاحب نے کچھ کہا ہی نہیں تو یہ کھڑے ہو گئے ہیں ۔ ان کے کہنے کے بعد وہ بیان دے سکتے ہیں ۔ ۔ ۔

Mr. Aitzaz Ahsan: My point of order is that because the motion is being opposed on a factual basis, therefore, in order to save the time and the very valuable time of this House, I am giving the basis for the opposition. Because it is on factual ground not just on another ground, therefore, I am entitled to make this submission when opposing it on factual ground.

کہ اس کی ہمارے پاس شہادت نہیں ہے کیونکہ قاضی صاحب اس کے بارے میں کہیں گے اگر قاضی صاحب کے پاس کوئی شہادت ہے We will look into it

[Mr Aitzaz Ahsan]

We will look into it. We will not permit any such things happening within the jurisdiction and the boundaries and borders of Pakistan. If he can help us, if he can support us in this regard, if he can discover that evidence and give us that evidence we will take all possible action that is required but this report is factually incorrect which says that currency has been seized, it has not been seized.

قاضی عبداللطیف: تو جناب والا! مجھے افسوس ہے کہ آپ نے تحریک پیش کرنے کی اجازت دے دی۔ ہمارے قابل احترام وزیر صاحب نے اس کو oppose کر دیا اور oppose ہونے کے بعد قواعد کے خلاف انہوں نے اس پر بولنا شروع کر دیا۔ جب کہ مجھے اس پر بولنے کا موقع ہی نہیں دیا گیا۔ اس نے جب oppose کر دیا ہے تو اس کے بعد اس کو بولنے کا کیا حق تھا کہ ثبوت وہ مجھ سے مانگ رہے ہیں آپ کو چاہیئے تھا کہ جناب والا! اسے روکتے کہ وہ قبل از وقت بلکہ بے وقت بول رہے ہیں۔ جب کہ آپ نے تحریک پیش کرنے کی اجازت دے دی۔ اس نے oppose کر دیا اس کے بعد محرک کا حق ہے کہ اس کے متعلق کوئی بات کرے۔ لیکن انہوں نے کھڑے ہو کر تقریر شروع کر دی۔ میں یہ چاہوں گا کہ آپ اپنی رائے کا اظہار فرمائیں۔ کہ اس کی پوزیشن کیا ہے؟ اگر یہ اسکا حق ہے پھر اسکا مقصد یہ ہے کہ پھر ہماری اسمبلی کی روایات بدل جائیں گی اور ہمیشہ کے لئے ایسا ہوتا رہے گا۔

Mr. Javed Jabbar: Point of order. Sir, the honourable member can not say that the honourable Minister spoke without a right to speak when opposing a motion the Minister has the right......

قاضی عبداللطیف: میں جناب والا! اس پر احتجاجاً واک کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر قاضی صاحب واک آؤٹ کر گئے)

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین! پہلے میرا پوائنٹ آف آرڈر صحیح تھا غلط۔۔۔ اگر آپ اس پر فیصلہ نہیں دیں گے تو پھر ہم بھی احتجاجاً واک آؤٹ کریں گے۔

جناب جاوید جبار: بالکل غلط تھا۔۔

مولانا سمیع الحق: یہ فائدہ اٹھانا چاہا کہ سارا کھاتہ ابھی بھر لیں کہ وسیم سجاد صاحب
... یہ آپ کی شرافت سے اور نئی نئی آمد سے غلط فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

Mr. Javed Jabbar: Simply by raising a motion and making accusations wholesale against the Government without substantiating with any fact.

(interruptions)

[At this stage some members rose up on their seats and said that they wanted to stage walk out as a protest]

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, the text of that motion is against the rules of procedure, you should not have allowed it to be read in the chamber of the House. It is against all the rules of procedure

جناب محمد علی خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

☆ جناب جاوید جبار:

(interruptions)

Mr. Javed Jabbar: Of course, Mr. Chairman, the text of that motion is against the rules and procedure. You should not have allowed it to be read in the Chamber of the House.

(interruptions)

جناب جاوید جبار: ایک تو آپ اجازت دے دیتے ہیں

incorrect motions to be read
to their entirety. Whenever we speak we are asked to observe rules of procedure. That motion violated three rules of procedure and now they want to walk out, let them walk out.

(interruptions)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: محمد علی صاحب فرمائیے۔

Mr. Muhammad Ali Khan: It is the privilege of the mover of the motion to make a short statement after it has been opposed by government benches. When he completes that statement then and only then the Minister incharge or the other Minister whoever is supposed to reply has the right to reply. So, as such, he (Mr. Javed Jabbar) has gone against the rules. It was the turn of Qazi Abdul Latif to make a statement, Sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ قاضی صاحب کی سٹیٹمنٹ سن لیں۔ اس کے بعد آپ کی باری آئے گی۔

☆ بحکم جناب پریذائیڈنگ آفیسر: گفتگو حذف کی گئی۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Point of order in this very connection, Sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: فرمایئے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! آپ رول ۷۶ کا مطالعہ کریں جب۔

It says: "(1) Leave to make a motion shall be asked for after questions and privilege motions......."

اخونزادہ بہرہ ور سعید: پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! آپ اس کو پڑھیں۔

the thing is quite clear - when the motion is asked to be read by the honourable member who is the mover then......

اور اس کا سب رول (۳) پڑھیں۔

Sub-rule (3) is quite clear at this stage, the member may read his motion after getting leave and he has been allowed to read his motion out and then sub-rule (4) is quite clear which says :

"If the motion is opposed, the Minister may make a brief statement thereon to which the member may reply ......

Akhunzada Behrawar Saeed: You opposed it.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Then the Minister has got the right to say

یہاں کہاں لکھا ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر پر کوئی آنریبل ممبر یا منسٹر۔ اس میں کہاں prohibition ہے اس رول کے اندر۔ Then it is right otherwise not.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہرہ ور سعید صاحب آپ فرمائیں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جناب میں گزارش کروں گا کہ جس طرح سے ہمارے خان صاحب نے فرمایا ہے طریقہ کار تو یہی ہے کہ اس سے پڑھیں پھر گورنمنٹ سے پوچھیں۔ یہاں ہمارے ڈاکٹر صاحب موجود ہیں۔ انہوں نے کہا۔ ہم اس کی مخالفت کریں گے۔ اس کے بعد ان کو تقریر کرنے کا حق تھا۔ کسی اور وزیر صاحب کو اگر اس پر تقریر

کرنے کا حق اس رول میں نہیں ہے۔ لیکن جناب میں آج حیران ہوں کہ آج وزراء بڑے اچھے موڈ میں ہیں اور جونہی وہ ہندوستان کا نام سنتے ہیں کہ کوئی اس پر نکتہ چینی کرتے ہیں یہ فروختہ ہو جاتے ہیں۔ ہائے کیا بات ہو گئی ہے؟ کیا راجیو نے کوئی جادو کیا ہے؟ کہ آتے ہی یہ لوگ اس کے ایسے ملاح ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ ایسے بڑا فروختہ ہوتے ہیں ہندوستان کے نام پر کہ جیسے راجیو نے کوئی جادو کر دیا ہے۔ کیا ہو گیا ہے کہ یہ نوجوان بالکل ہی آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: قاضی عبداللطیف صاحب۔

جناب جاوید جبار: آپ مجھ سے بھی زیادہ نوجوان ہیں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: یہ طریقہ ان کو سمجھنا چاہیئے کہ غلط ہے۔ ہم اس طریقے سے مرعوب نہیں ہوں گے۔ ہم نہیں ہوں گے اس طرح سے یہ آپ جان لیں۔ یہ Advertising agent جو ہے۔ یہاں دباؤ ڈالنے کی کوشش نہ کرے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ آپ بیٹھیں

This is no point of order.

Mr. Aitzaz Ahsan: Point of order, Sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

جناب اعتزاز احسن: وہ نہیں ہے۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں جناب چیئرمین۔ بات یہ ہے کہ ہم یہ تو دیکھیں کہ یہ ایک روایت بن گئی ہے بغیر رول کو quote کیئے بغیر کسی چیز کا حوالہ دیئے لوگ یہ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں اور فاضل ممبران بھی یہاں کے یہ رول میں چونکہ پریکٹس ہے کوئی یا کبھی پہلے ہوا ہے اس لیے وہ رول ہے۔ یعنی یہ تصور کیا جا رہا ہے کہ قاضی صاحب یا جو بھی معزز ممبر ایوان کا move کرے گا موشن اس کے بعد منسٹر کھڑا ہو کر صرف اتنا کہے گا Not opposed. یا Opposed اس کے بعد وہ تقریر کرے گا اب رول ذرا دیکھ لیں۔ رول ۷۶ (۴) ہے

"(4) If the motion is opposed, the Minister may make a brief statement thereon to which the member may reply confining himself to the question of admissibility of the motion".

[Mr. Aitzaz Ahsan]

Now, if the motion is opposed, the Minister may make a brief statement. This is Rule 76(4) of this House.

میں تو اس کے ماتحت کہہ رہا ہوں۔ آپ کیسے مجھے کہتے ہیں کہ میں غلط کر رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: انہوں نے موشن دی۔ آپ نے اپوز کیا۔

جناب اعتزاز احسن: میں اپوز کر کے I am making a brief statement

اخونزادہ بہرہ ور سعید: اپوزیشن انہوں نے کی ہے۔ ان کو یہ حق پہنچتا ہے۔

Minister of Interior has got no right whatsoever to speak on the subject when it has been opposed by the other one.

Mr. Presiding Officer: The motion as is put by Qazi Abdul Latif it has been opposed by the Minister and any Minister can oppose it.

اب قاضی صاحب کی باری ہے کہ وہ اس موشن کو explain کریں۔

Mr. Aitzaz Ahsan: And my brief statement was that it is factually incorrect.

Mr. Presiding Officer: It is correct.

جناب احمد سعید اعوان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: فرمایئے قاضی عبداللطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف: میں یہ گزارش کروں گا اور یہ وضاحت چاہوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایڈمیسیبلٹی پر قاضی صاحب بولیں۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا میں گزارش کر رہا ہوں نکتہ اعتراض پر۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں آپ ایڈمیسیبلٹی پر بات کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

قاضی عبداللطیف: میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں جناب چیئرمین صاحب

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر انڈر رول ۲۱۶۔ جناب چیئرمین

بحکم جناب پریذائیڈنگ آفیسر گفتگو حذف کی گئی۔

پوائنٹ آف آرڈر کا فیصلہ chair نے کرنا ہوتا ہے۔

It is not to be decided by any honourable member.

نہ اس پر criticise ہو سکتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ قاضی صاحب explain کریں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔

قاضی عبداللطیف: جی میری گزارش یہ ہے جناب والا! میری تحریک پیش کرنے کے بعد ہمارے قابل احترام وزیر صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں اب اس کے بعد وہ بیٹھ گئے۔ بیٹھنے کے بعد پھر اٹھے اور اس نے تشریح شروع کر دی۔ اگر کھڑے ہو کر وہ اسی وقت اس کی تشریح کرتے اور یہ کہہ دیتے کہ میں مخالفت کر رہا ہوں اس بنیاد پر کر رہا ہوں جبکہ کھڑے ہونے کے بعد وہ بیٹھ گئے دوبارہ کھڑے ہونے کی اجازت اس کو کس نے دی ہے۔ یہ دوبارہ کھڑا ہونا یہ دوسری stage ہے۔ اور یہ حق ان کو نہیں تھا کہ میرے کہنے سے پہلے دوبارہ کھڑے ہو کر اس کی تشریح کریں۔ یہ دوسری تقریر ہے اس کی۔ اگر وہ پہلے کھڑے ہو کر یہ کہتے کہ میں مخالفت کر رہا ہوں اور اس بنیاد پر کر رہا ہوں یہ تو اس کا حق تھا لیکن جبکہ بیٹھنے کے بعد وہ دوبارہ کھڑے ہوتے ہیں جو دفعات وہ پیش کر رہے ہیں اس کا حاصل یہی ہے کہ وہ کھڑے ہو کر مخالفت کا اعلان کریں اور پھر اس پر اگر کوئی معمولی دلائل ہیں اس کے پاس وہ پیش کرے۔ یہ تو ایک واقعہ ہے۔ لیکن یہ کہہ دینا کہ مخالفت کرنے کے بعد وہ بیٹھ گئے بیٹھنے کے بعد پھر کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں اور میں یہ بات کر رہا ہوں اب اس پر میں آپ کی رائے ضرور چاہوں گا کہ آیا یہ حق اس کو حاصل تھا دوبارہ کھڑے ہونے کا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو سکتے ہیں۔ آپ فرمایئے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں intervene نہیں کرنا چاہ رہا تھا لیکن غلط روایات ہمیں قائم نہیں کرنی چاہیں۔ یعنی پوائنٹ آف آرڈر پر وزیر بھی اور کوئی بھی شخص

[Prof. Khurshid Ahmed]

کھڑا ہو سکتا ہے لیکن پوائنٹ آف آرڈر کا سکوپ کیا ہے وہ آپ کے رولز میں ۲۱۶ میں خاص طور سے نمبر ۲ کے اندر defined ہے ۔ صحیح پوزیشن یہی تھی کہ ایک وزیر نے مخالفت کی تھی اگر وہ دلائل دینا چاہتے تو ان کا حق تھا لیکن انہوں نے دلائل نہیں دیئے اب جب محرک کھڑا ہو گیا ہے اب محرک کا حق ہے کہ وہ اپنی بات کہے لیکن ایک وزیر پوائنٹ آف آرڈر پر interrupt کر کے نئی انفارمیشن نئے new facts نہیں دے سکتا ۔ یہ بات درست نہیں ۔ اس لیے ہمیں اپنے قواعد کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے ۔ باقی یہ بات صحیح ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے سے نہ ڈسکشن ہو سکتا ہے نہ ہمیں discuss کرنا چاہیئے یہ اچھی روایت نہیں ہے اور سینیٹ نے اس معاملے میں بہت ہی معزز رویہ اختیار کیا ہے لیکن میرا خیال یہ ہے کہ اس وقت یہ بے قاعدگی ہوئی ہے اور ہم اس کو نظر انداز کرتے ہوئے محرک سے کہیں گے کہ وہ بحث کو آگے بڑھائے ۔

جناب اعتزاز احسن : جناب چیئرمین ! میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ بالکل بے قاعدگی نہیں ہے آپ ان واقعات کو دیکھیں یہ رول کو ریفر کیے بغیر بات کر دیتے ہیں ، میں یقیناً اس وقت پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں ، میرا پوائنٹ آف آرڈر کیا تھا ؟ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ تھا کہ جناب میں نے ایبوز کیا ہے یہ پروسیجر ہے اور مجھے اس بات پر واقعاتی بیان دینا ہے اس سے پہلے کہ آپ جناب قاضی صاحب کو کال کریں ، میں نے پروسیجر پوائنٹ اڈٹ کیا اور جناب نے مجھے اجازت دی جس پر میں نے بیان دیا ، بالکل بجا ، میں نے ایبوز کیا ، میں بیٹھ گیا جب قاضی صاحب کو دوبارہ بلا لیا گیا پھر میں اٹھا پوائنٹ آف آرڈر کہ جناب مجھے آپ نے رولز کے مطابق ، اس وقت میں نے حوالہ نہیں دیا بعد میں ، میں نے رول پڑھ کر سنایا ہے مجھے آپ نے یہ فرمایا ہے کہ سٹیٹ منٹ بھی دینا چاہتا ہوں کہ نہیں اس کو ایبوز کرنے میں وہ میرا اس حد تک پوائنٹ آف آرڈر تھا جناب نے مجھے جب recognize کر لیا تو میں نے وہ بیان دے دیا کہ واقعاتی طور پر ہمارے پاس شہادت نہیں ہے اس کی اگر وہ کوئی دیں تو ہم اس پر پورا پورا ایکشن لیں گے پھر میں بیٹھ گیا یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر تھا وہ میری سٹیٹمنٹ تھی اگر پروفیسر صاحب اس کو ذرا اپنے رول نمبر ۲۱۶ سب رول ۴ کے حوالے سے

باقاعدہ پڑھ لیں اور اس رول کو دیکھ لیں تو اس میں کوئی بے ضابطگی نہیں ہوئی اور میں پروفیسر صاحب کی کوئی grace نہیں لینا چاہتا ہوں کہ جی ہم اس کو نظر انداز کرتے ہیں کیوں نظر انداز کرتے ہیں ----

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں محترم وزیر سے چاہوں گا وہ قانون والا ہیں اس رول پر جس کا انہوں نے حوالہ دیا ہے اس پر غور فرمالیں اور ادھر سے آپس میں طے کر لیں کہ کس وزیر کو کس معاملے میں ہینڈل کرنا ہے یہاں پر الفاظ استعمال کیے گئے ہیں کہ

"If the motion is opposed by the Minister, not a Minister. The

Minister کے معنی یہ ہیں کہ جب شیر افگن صاحب نے فلور لے لیا اور لینے کے بعد اس کے بارے میں ایک سٹینڈ لے لیا۔ انہوں نے کوئی بیان نہیں دیا، وہ بیان دیتے سر آنکھوں پر۔ آپ آپس میں طے کر لیں کہ فلاں ایشو کو فلاں وزیر لے گا، اعتزاز صاحب لے لیتے ہیں اس مسئلے کو اور وہ کہتے کہ میں اپوز کرتا ہوں اور یہ میرا بیان ہے۔

Mr. Javed Jabbar: You have already given a ruling on this. How is he contesting the ruling of the Chair.

Prof. Khurshid Ahmed: He has no right to interrupt me I am holding the floor.

(interruptions)

پروفیسر خورشید احمد: آپ اس مسئلے پر رولنگ دیں یہ بالکل صحیح ہے کہ وزیر کا حق ہے کہ وہ بیان دے لیکن جب وزیر نے ایک مسئلے پر فلور لے لیا ہے یہ اس کا فرض ہے کہ وہ بیان دے یہ لوگ آپس میں طے کر لیں کہ فلاں مسئلے کو شیر افگن صاحب لیں گے فلاں کو اعتزاز صاحب لیں گے، فلاں کو جاوید جبار صاحب لیں گے یہ ان کا حق ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پروفیسر صاحب پہلی بات تو یہ ہے کہ کوئی منسٹر جواب دے سکتا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: لیکن بیک وقت کئی وزیر جواب نہیں دے سکتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ڈاکٹر شیر افگن پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے

ہوئے تھے۔

(مداخلتیں)

پروفیسر خورشید احمد: آپ ریکارڈ نکلوا لیجئے ڈاکٹر شیر افگن صاحب نے کہا کہ میں اپوز کرتا ہوں۔

(مداخلتیں)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: پروفیسر صاحب اگر سننا چاہتے ہیں تو میں قائد وزیر اعظم صاحب کے پاس گیا ہم نے طے کیا اور وزیر داخلہ صاحب نے کہ اس موشن کو میں خود اپوز کروں گا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے ہم نے طے کر کے اس کے مطابق کیا یہاں پر بات یہ ہے میرا اعتراض اس پر یہ ہے پوائنٹ آف آرڈر بھی ہے کہ کہاں کون سے رول کے تحت if a man who is standing sits again and he stands up, it is not allowed. He may be feeling some problem. Therefore, he sat and then got up.

(interruptions)

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman, Sir, listen to me. Is there any rule prohibiting that a person cannot sit and if he sits he causes breach of any rule or abuse of any rule.

(interruptions)

Mr. Aitzaz Ahsan: On a point of personal explanation. I was certainly not feeling any problem. I was acting strictly in accordance with the rules. I thought with all respect that Qazi Sahib would permit to be called by you, to be noticed and be questioned as to whether I have to make a statement or not and that is my right under rule 76(4). That is all. I sat down, after opposition expecting to be called. When Qazi Sahib was called, I got up on a point of order and I said it is my right and that I had not yet made my statement. That was strictly according to the procedure and I think it might end on a light note whether I had a problem or not.

شاید پروفیسر صاحب بھی اس پر ہنس پڑے ہیں...

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: قاضی صاحب آپ شروع کریں خواہ مخواہ ہم دیر لگا رہے ہیں۔

قاضی عبداللطیف: قاضی صاحب اس کا فیصلہ کیا ہوا، کم از کم بتایا تو جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: فیصلہ یہ ہے کہ آپ نے قرارداد پڑھی منسٹر صاحب نے کہا کہ اپوز کرتے ہیں انہوں نے دو باتیں آپ کی موشن کے خلاف کہیں اور اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے، آپ نے شروع کر دیا، پھر جاوید جبار بھی کھڑے ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب بھی کھڑے ہو گئے اور اس سے پھر pandemonium ہو گیا اس لیے آپ کی قرارداد ایجنڈے کے اوپر ہے اور اس کو اگلے دن زیر بحث لایا جائے گا، تو میں آج ہاؤس کو   کرتا ہوں اور پھر اتوار کو شام کو چھ بجے اجلاس ہو گا۔

[The House then adjourned to meet again on Sunday, the 23rd July, 1989, at six of the clock in the evening]